رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

اللہ اکبر

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی

سالانہ عہ
ششماہی ۔ ہے
سہ ماہی ۔ ۲
ماہانہ ۔ ۱۲ر

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴	۱۷ جمادی الثانی ۱۹۳۶ء	یوم جمعہ	مطابق ۴ ستمبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۵۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ر ستمبر - خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیر و عافیت ہے۔

مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ رخصت ختم ہو جانے کے بعد کلکتہ بسلسلہ تبلیغ تشریف لے گئے ہیں۔

وزیر صاحب نو مسلم جو محلہ ناصر آباد میں رہتے تھے۔ آج فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب دعا مغفرت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہوں کو دھونا چاہو۔ تو آنسوؤں کی بارش اُن پر برساؤ

"میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تم اپنے نفسوں کا مطالعہ کرو۔ ہر ایک بدی کو چھوڑ دو۔ لیکن بدیوں کا چھوڑ دینا کسی کے اپنے اختیار میں نہیں۔ اس واسطے راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر تہجد میں خدا کے حضور دعائیں کرو۔ وُہی تمہارا پیدا کرنے والا ہے خلقکم وما تعملون۔ پس اور کون ہے۔ جو ان بدیوں کو دُور کر کے نیکیوں کی توفیق تم کو دے۔ بعض لوگ کم ہمت ہوتے ہیں۔ تم ایسے مت بنو۔ کئی خطوط میرے پاس آتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ہم نے بہت نماز وظیفہ کیا۔ مگر کچھ بھی حاصل نہیں ہوا۔ ایسا آدمی جو تھک جائے۔ نامرد اور مخنث ہے۔ یاد رکھو سہ گر نباشد بدوست راہ بردن۔ شرط عشق است در طلب مُردن۔ جو جلد گھبرا جائے۔ وُہ مرد نہیں۔ کسی کی پروا نہ کرو۔ خواہ جذبات نفسانی پہلے سے بھی زیادہ جوش ماریں پھر بھی مایوس نہ ہو۔ یقیناً خدا رحیم کریم ہے اور حلیم ہے وُہ دعا کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا۔ تم دعا میں مصروف رہو۔ اور اسباب سے مت گھبراؤ۔ کہ جذبات نفسانی کے جوش سے گناہ صادر ہو جاتا ہے۔ وُہ خدا سب کا حاکم ہے۔ وُہ چاہے تو فرشتوں کو بھی حکم کر سکتا ہے۔ کہ تمہارے گناہ نہ لکھے جائیں۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے التجا

اے آنکہ نورِ حق ہو معارف کی کان ہو
وے آنکہ حسن و عشق و محبت کی جان ہو
مانا کہ تم ہو کشتیٔ مسلم کے ناخدا
سالار کاروانِ مسیح الزمان ہو
مانا کہ آج چشمۂ آبِ بقا ہو تم
پانی سے جس کے زندہ ہوا اک جہان ہو
مانا کہ آج مظہرِ ربّ العُلیٰ ہو تم
آئینۂ تجلّی - پئے عارفان ہو
مانا کہ مثل نام ہے محمود تیرا کام
مانا کہ دین و دنیا میں تم کامران ہو
غرضیکہ تیری ذات ہے مستجمع الصفات
پاتے تم اپنی ذات میں ہر ایک شان ہو
پر تیری ان صفات کا کیا فائدہ اُسے
دردِ فراقِ یار سے جو نیم جان ہو
اک میری التجا ہے. اگر مان لو اُسے
للہ مان لو کہ بڑے مہربان ہو
وہ شمعِ حُسن جس کے کہ پروانے آپ ہیں
میرے بھی طورِ دل پہ وہ آتش فشان ہو
اور شک اگر ہو اس کو مری تاب دید میں
تو مختصر تجلی سے ہی امتحان ہو
دشوار گر ہو دید تو گفتار ہی سہی
چہرہ نہیں دکھاتے تو گویا زبان ہو
ہائے وہ اپنی ہستیٔ باطل کو کیا کرے
جس پر کہ مہربان ہی نا مہربان ہو
آقا اُسے خدا سے ملا دو تو بات ہے
جو مجھ سا پر شکستہ ہو اور نیم جان ہو
تا زیست میں نہ بھولونگا احسان آپ کا
گر تیری مہربانی سے وہ مہربان ہو
ملتا نہیں کسی سے وہ دلدار اے ظفر
جب تک کہ اس کی راہ میں قربان نہ جان ہو

(خاکسار:- ظفر محمد - مولوی فاضل - قادیان)

جماعت احمدیہ کی مذہبی آزادی میں حکومتِ کشمیر کی دست اندازی

قادیان میں دوسرا احتجاجی جلسہ

قادیان یکم ستمبر - آج بعد نماز عشا محلہ دارالبرکات کے احمدیوں کا ایک جلسہ زیر صدارت چودھری نعمت اللہ صاحب گوہر بی - اے مسجد محلہ دارالبرکات میں جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے مذہبی جلسہ کے روکے جانے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے منعقد ہوا - صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کشمیر کے احمدیوں کے مذہبی جلسہ کے انعقاد کی ممانعت کے حالات سُناتے اس کے بعد حسب ذیل قرار دادیں پیش ہو کر باتفاق آراء منظور ہوئیں -

۱- محلہ دارالبرکات قادیان کے احمدیوں کا یہ جلسہ مجسٹریٹ صاحب علاقہ اسلام آباد کشمیر کے اس حکم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے - جس میں انہوں نے جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے خالص مذہبی جلسہ کو جو بمقام ہاری پاری گام ہونا قرار پایا تھا - روک دیا ہے - ایک پُر امن اور وفادار جماعت کے ساتھ یہ سلوک عدل و انصاف کے صریح خلاف ہے - حکومت کو چاہیئے - کہ اس کی بہت جلد تلافی کرے -

۲- اس ریزولیوشن کی نقول بخدمت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر - وزیر اعظم صاحب کشمیر - ریذیڈنٹ صاحب کشمیر اخبار الفضل اور اخبار اصلاح سرینگر کو بھجوائی جائیں ؎

احباب و عہدہ داران جماعت کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

سلسلہ کی خاص ضروریات توسیع مہمانخانہ - مسجد مبارک و مسجد اقصےٰ اور جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق اخبار الفضل میں ۸ جولائی ۳۶ء کو اور پھر علیحدہ طور پر وہی تحریک ۱۲ جولائی کو جماعتوں اور احباب کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہے - اس تحریک کا چندہ ۱۵ اکتوبر تک یکشت یا تین اقساط کے ذریعہ ادا ہو جانا ضروری ہے - توسیع مہمانخانہ کا کام شروع ہو چکا ہے - مسجد مبارک کی توسیع کے لئے ملحقہ دوکانیں خریدی جا چکی ہیں - مسجد اقصےٰ کی مزید توسیع کا معاملہ خاص اہمیت اختیار کئے ہوئے ہے - ہر جمعہ کو اس کی مزید توسیع کی ضرورت کا اعادہ ہوتا رہتا ہے باوجود حال ہی کی توسیع کے مسجد میں تمام نمازیوں کے لئے گنجائش نہیں ہوتی - اس گرمی کی شدت میں سینکڑوں آدمی دھوپ میں مسجد کی چھتوں اور بازار اور گلی کوچوں میں نماز پڑھنے پر مجبور ہوتے ہیں - اسی طرح جلسہ سالانہ کا کام بھی شروع ہونے والا ہے - الغرض کوئی بھی ایسی ضرورت نہیں ہے - جس کو پیچھے ڈالا جا سکے - ان سب ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے روپے کا سوال درپیش ہے - مہمانخانہ کی تعمیر چھت تک پہونچ چکی ہے - گارڈر اور ضروری مصالحہ اور مزدوری کے لئے روپیہ کا سختی سے مطالبہ ہو رہا ہے - الغرض ان سب کاموں کے لئے جو تحریک احباب اور جماعتوں میں بھجوائی ہوئی ہے - اس کے لئے احباب اور عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے - کہ وہ اپنا اور اپنی جماعتوں سے جلد چندہ فراہم کر کے بھجوائیں - تا ایسا نہ ہو کہ بر وقت روپیہ نہ پہونچنے سے کام میں روکاوٹ پیدا ہو کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے تشویش کا موجب ہو ؎ (ناظر بیت المال قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

اچھوت اقوام کو مسلمانوں سے متنفر کرنیکی کوشش

احرار کی اسلام دشمنی کا ایک اور ثبوت

پنجاب کے بعض ہندو اخبارات اور ہندو لیڈروں نے یہ تو اپنا حق سمجھ رکھا ہے۔ کہ مسلمانوں سے تعلق رکھنے والی ہر بات میں دخل دیں۔ الٹے سیدھے اعتراض کرتے رہیں۔ بے جا طعن و تشنیع سے کام لیں۔ اور مسلمانوں کو آپس میں لڑانے میں کوشاں رہیں۔ لیکن اگر مسلمان کوئی ایسی بات کریں۔ جو ہندوؤں کے منشا کے خلاف ہو۔ تو ہندو اخبارات شور مچا دیتے ہیں۔ کہ یہ معاملہ ہندوؤں سے تعلق رکھتا ہے۔ مسلمانوں کو اس میں خواہ مخواہ دخل دینے کا کیا حق ہے۔ اور انہوں نے کیوں اپنا یہ شیوہ بنا لیا ہے۔ کہ:۔ "آئے دن وہ ہندوؤں کی دل آزاری کے لئے اور اپنی مطلب برآری کے لئے کوئی نہ کوئی نئی شرارت شروع کرتے رہیں"

اس الزام کی تائید میں اس وقت مسلمانوں کی جو "نئی شرارت" پیش کی گئی ہے۔ وہ اخبار "ملاپ" کے نزدیک یہ ہے۔ کہ اچھوت اقوام کو اس حد درجہ ذلیل کن حالت سے نکالنے کی مسلمان کوشش کر رہے ہیں۔ جس میں ہندوؤں نے ان اقوام کو اپنے مذہبی احکام کے ماتحت صدیوں سے ڈال رکھا ہے۔ اور وہ نہیں چاہتے۔ کہ اب بھی انہیں انسانیت کا درجہ حاصل کرنے دیں۔ چنانچہ "ملاپ" ۲ر ستمبر، لکھتا ہے:۔

"یہ معاملہ قطعی طور پر ہندوؤں کا گھریلو معاملہ ہے۔ لیکن پنجاب کے کچھ فساد پسند مسلم لیڈر اس کو بھی ہندو مسلم عناد کا ایک باعث بنانے کا جتن کر رہے ہیں۔ ایسے معلوم ہونے لگا ہے۔ کہ یہ لوگ اچھوت ادھار کے لئے یکایک بیتاب ہو اٹھے ہیں اچھوت کانفرنسوں کی تیاریاں ہو رہی ہیں اچھوت انبر نکالے جا رہے ہیں۔ اچھوت پن کے خلاف معاً ایک جہاد شروع ہو گیا ہے"

قطع نظر اس سے کہ مسلمان اچھوت اقوام کو قعر مذلت سے نکالنے کے لئے پوری طرح متوجہ بھی ہیں۔ یا نہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ وہ اقوام جن کو ہندوؤں نے انسانیت کے حقوق سے کلیۃً محروم کر رکھا ہے۔ جن پر نہایت دردناک مظالم کئے جاتے ہیں۔ اور جن کے حقوق غصب کر رکھے ہیں۔ جب وہ خود چاہتی ہیں۔ کہ ہندوؤں کے پنجہ بیداد سے مخلصی حاصل کریں۔ اپنی ذلت و نکبت کو دور کریں۔ اور اپنے چھینے ہوئے حقوق حاصل کریں۔ تو اس میں ان کی مدد کرنا "شرارت" کیونکر کہلا سکتی ہے۔ اور اسے "قطعی طور پر ہندوؤں کا گھریلو معاملہ" کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ کیا کسی مظلوم کی امداد کرنا اور اسے مصیبت کے گڑھے سے نکلنے میں سہارا دینا "شرارت" ہوتی ہے۔ اور کیا کوئی ظالم یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ مظلوم کو میرے پنجہ سے مت چھڑاؤ۔ یہ میرا گھریلو معاملہ ہے اگر نہیں۔ تو پھر ہندوؤں کو بھی کوئی حق نہیں ہے۔ کہ ان اقوام کی امداد کرنے والوں کو "فساد پسند" کہیں۔ جن کے گلے میں انہوں نے اچھوت پن کی لعنت کا طوق ڈال رکھا ہے۔ اور نہ یہ ان کا گھریلو معاملہ کہلا سکتا ہے:۔

"ملاپ" نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "مسلمان اچھوت اقوام کے اچھوت پن کو کس طرح دور کر سکتے ہیں۔ جبکہ "ایک معمولی سے فرق کی وجہ سے آج مسلمان تمام قادیانی مسلمانوں کا بائیکاٹ کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں ایک قادیانی کے بچے کو اسلامی قبرستان میں دفنانے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ اور ابھی حال ہی میں مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس کے اراکین پنجاب اسمبلی میں جا کر یہ کوشش کریں گے۔ کہ قادیانی مسلمانوں کو ایک غیر اسلامی اقلیت قرار دیا جائے۔ قادیانیوں کا یہ بائیکاٹ یہیں تک محدود نہیں۔ بلکہ عام مسلمان ان کے ساتھ نہ تو کھاتے ہیں۔ نہ پیتے ہیں۔ نہ رشتے کرتے ہیں۔ نہ انہیں اپنی مسجدوں میں عبادت کرنے کی اجازت دیتے ہیں"

ان سطور کو اگر "ملاپ" ہی کے الفاظ میں "اپنی مطلب برآری کے لئے نئی شرارت" کہا جائے۔ تو بالکل درست ہوگا۔ اول تو ہم پوچھتے ہیں۔ کہ "ملاپ" نے مسلمانوں کے اس گھریلو معاملہ میں دخل دینا کیونکر اپنے لئے روا سمجھ لیا۔ اور پھر اس نے دیدہ دانستہ اس قدر دروغگوئی سے کیوں کام لیا۔ یہ بالکل ظاہر بات ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف وہ تمام بد حرکات جو "ملاپ" نے تمام مسلمانوں کی طرف منسوب کی ہیں۔ وہ صرف احراری ٹولی میں پائی جاتی ہیں۔ دوسرے مسلمانوں کا نہ صرف ان سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ وہ احرار کی غداریوں ملت فروشیوں اور فتنہ پردازیوں کی وجہ سے انہیں نہایت نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ کہ احراری ٹولی حرف غلط کی طرح مٹا دی جائے۔ مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے حال میں جو اعلان کیا۔ وہ بھی احرار ہی کے پھندے میں پھنس کر کیا۔ پس وہ حرکات جو صرف احراری ٹولی سے مخصوص ہیں۔ اور یہ ٹولی وہ ہے۔ جس پر ہر چہار اطراف سے مسلمان لعنتیں برسا رہے ہیں۔ تمام مسلمانوں کی طرف منسوب کرنا۔ اور پھر ان کی بنا پر یہ دعوےٰ کرنا کہ مسلمانوں میں بھی چھوت چھات پائی جاتی ہے۔ حد درجہ کی بیہودگی نہیں۔ تو اور کیا ہے:۔

اس وقت ہر جگہ احرار کی مسلمان جوگت بنا رہے ہیں۔ اور مسلمان اخبارات ان کی جو حقیقت ظاہر کر رہے ہیں۔ اس سے "ملاپ" ناواقف نہیں۔ اور اسے یہ بھی خوب معلوم ہے۔ کہ آج احراری لیڈروں کا ملجا و ماوا اگر ہو سکتے ہیں۔ جن کی خاطر انہوں نے اسلام اور مسلمانوں سے غداری کرتے ہوئے مسجد شہید گنج کے متعلق نہایت شرمناک رویہ اختیار کیا۔ یا پھر وہ ہندو ہیں۔ جن کے آلہ کار بن کر وہ مسلمانوں میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ اور جس کے صلہ میں ملاپ اور دوسرے ہندو اخبارات ان کے لغو سے لغو فعل کی تائید و حمایت کرتے چلے آ رہے ہیں:۔

ان حالات میں احرار کے افعال کے متعلق یہ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کے لئے ان کے مرتکب ہو رہے ہیں لیکن ان سے یہ استدلال نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اسلام کی تعلیم کا نتیجہ ہیں۔ اور مسلمان اس کے لئے جوابدہ ہیں۔ "ملاپ" نے اپنی مطلب برآری کے لئے احرار کے شرمناک افعال اور بیہودہ حرکات کا حوالہ دے کر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ احرار جو کچھ کر رہے ہیں۔ اسلام کو بدنام کرنے کے لئے کر رہے ہیں اسلام سے لوگوں کو متنفر کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ اور غیر مسلموں کے آلہ کار بن کر کر رہے ہیں۔ ورنہ اگر آج وہ اسلام سے غداری نہ کرتے اور مسلمانوں کے دشمن نہ ہوتے۔ تو ہندوؤں کو نہ تو یہ کہنے کا موقعہ ملتا۔ کہ مسلمانوں میں بھی چھوت چھات پائی جاتی ہے۔ اور نہ وہ اسلام سے اچھوت اقوام کے لوگوں کو متنفر کرنے کے لئے احرار کے طریق عمل کو پیش کر سکتے:۔

ذکر و فکر

"وہ دن"

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

اے عزیز! ہر طالب صادق پر ایک دن آتا ہے۔ جو اس کی قسمت کے فیصلہ کا دن ہوتا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کا کیا نام رکھوں۔ "وہ دن" کی اصطلاح مجھے کسی اور اصطلاح کی نسبت زیادہ پسند ہے۔ آگے جو کوئی اس کا نام رکھ لے پہلے وہ ایک ظلمت اور اندھیرے میں ہوتا ہے۔ اس کا ضمیر اسے گاہے بگاہے بیدار کرتا ہے۔ خدا کی کتاب۔ خدا کا رسول اسے بار بار جھنجوڑتے ہیں۔ اور دوسری طرف مخالف طاقتیں اپنا پورا زور لگاتی رہتی ہیں۔ وہ گرتا ہے اور اٹھتا ہے۔ ٹھوکریں کھاتا ہے۔ اور سنبھلتا ہے۔ ڈگمگاتا ہے۔ اور قائم ہوتا ہے۔ یہانتک کہ سعادت ازلی اور عنایت ایزدی اس کا ہاتھ پکڑتی ہیں۔ اور مدتوں کی کشمکش کے بعد آخر ایک دن یکدم ملاء اعلےٰ سے اُسے یہ آواز آتی ہے۔ الم یأن للذین آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللّٰہ۔ بس پھر کیا۔ یکدم ایک فیصلہ ہو جاتا ہے۔ مملکت نفس انسانی میں ایک حشر برپا ہوتا ہے شیطانی طاقتیں رحمانی تجلی کے آگے ہتھیار ڈالدیتی ہیں۔ اور سالک کا فرشتۂ خیر اس کی روح کا امتحان لیتا ہے۔ اور یوں سوال کرتا ہے۔ کہ دیکھ اے بندے تیرا خدا تجھے اپنی طرف بلاتا ہے۔ کیا تو اس کی خاطر آئندہ ہمیشہ غیر اللہ کو بکلی ترک کرنے کے لئے تیار ہے؟ اس وقت روح کی گہرائیوں سے جواب آتا ہے:۔ لبیک ہاں میں بالکل تیار ہوں۔

پھر سوال ہوتا ہے۔ کہ کیا تو ہر عُسر اور یُسر میں ہر تنگی اور راحت میں عزت اور ذلت میں اپنے رب سے وفادار رہنے کا عہد کرتا ہے؟ جواب ملتا ہے۔ کہ ہاں ہاں میں اقرار کرتا ہوں۔

پھر سوال ہوتا ہے۔ کہ کیا تو اپنے مال اپنی عزت اپنے اہل و عیال اپنے رشتہ دار اپنی برادری اپنے املاک اپنے اموال اپنی تجارت اپنی ملازمت کی اس راہ میں کوئی عزت یا وقعت سمجھیگا۔ جواب ملتا ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

اس کے بعد تفاصیل طے ہوتی ہیں مثلاً یہ کہ اگر تیرے ماں باپ تیری بیوی۔ تیرے بچے اور تیرے دوست اس راہ میں حائل ہوں۔ تو تُو کہاں تک ان کا کہنا ماننے کو تیار ہوگا؟ جواب:۔ میں ان کو چھوڑ دونگا اور اگر رضائے الٰہی حاصل کرنے کیلئے ان کو قربان کرنا پڑے۔ تو بلا تامل قربان کر دونگا۔ کیا میرے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شاندار قربانیوں کا نمونہ موجود نہیں ہے

سوال:۔ اگر تجھے اپنے اموال و املاک اس کی راہ میں دینے پڑیں؟ جواب:۔ وہ اب بھی حاضر ہیں۔ وہ نہ میرے پہلے تھے نہ آئندہ ہونگے۔ مجھے فاقہ کشی کرنا۔ آسمان کے سایہ تلے زندگی بسر کرنا۔ ننگا رہنا۔ ہر آرام اور راحت کی چیز کا ترک کرنا منظور ہے۔ مگر میں اپنے خدا کو کسی صورت میں نہیں چھوڑ سکتا۔

سوال:۔ اگر تجارت یا ملازمت یا روزگار پر اس راہ میں آفت آئے۔ تو کیا کریگا؟ جواب:۔ بھوکا رہونگا سسک سسک کر جان دیدونگا۔ بھیک مانگ کر گزارہ کر لونگا۔ گھاس پات کھا لونگا۔ مگر اپنے آقا کا دامن نہ چھوڑ سکتا ہوں۔ نہ چھوڑ دونگا۔ کیا شعب ابی طالب کے سالہ بائیکاٹ میں ایک مقدس جماعت درختوں کے پتے اور سوکھے ہوئے چمڑے کے ٹکڑے بھگو بھگو ان سے اپنا پیٹ نہیں بھرا کرتی تھی۔ اور وہ بھی مسلسل تین سال کے لمبے عرصہ تک۔

سوال:۔ اگر بیماری یا تکالیف جسمانی اس کی طرف سے پہنچیں تو کیا تو شکایت کریگا؟ جواب:۔ کبھی نہیں۔ ساری عمر اگر ان مصیبتوں سے گھرا رہوں۔ اور اگر بدتر سے بدتر دکھ درد میں مبتلا رہوں۔ تب بھی اس کا حق مالکانہ اور حق محبوبانہ مجھ پر ہے۔ میں ہمیشہ صابر و شاکر رہونگا۔ اور کبھی شکایت نہیں کرونگا۔ شکایت تو کیا اگر اس کی رضا کے لئے مجھے اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی ایک ایک بوٹی اور ایک ایک رگ و ریشہ کو کند قینچی کے ساتھ کاٹنا پڑے تو میں دل و جان سے تیار ہوں۔ بلکہ مجھے ان باتوں سے راحت ہوگی نہ کہ تکلیف کیا یہ وہی رستہ نہیں۔ جس پر مجھ سے پہلے میرے ہی جیسے انسانوں کو آروں کے ساتھ سر سے پیر تک چیرا گیا۔ ان کو جلتی ریت اور سلگتے ہوئے کوئلوں پر لٹایا گیا۔ ان کو سنگسار کیا گیا۔ ان کی کھالیں اتاری گئیں۔ ان کو زندہ جلایا گیا۔ ان کی آنکھیں نکال گئیں۔ ان کو گلے گھونٹ کر ختم کیا گیا۔ مگر انہوں نے اف تک نہ کی۔ اللہ کی رحمتیں ہوں ان پر کہ وہ اس وقت میرے مشعل راہ ہیں۔

سوال:۔ عزت بڑی چیز ہے۔ کیا تو ہر ذلت کے لئے اپنے تئیں تیار پاتا ہے؟ جواب:۔ ہاں۔ اگر اس راہ میں مجھے کہا جائے گا۔ کہ تو جھاڑو لیکر روزانہ بازاروں میں صفائی کر۔ تو مجھے کوئی عذر نہ ہوگا۔ اگر مالک کی خوشی اس میں ہو۔ کہ میں شہر کے چوک میں بیٹھ جاؤں۔ اور ہر آنے جانے والا میرے سر پر خاک ڈال کر جایا کرے یا جو شخص میرے پاس سے گذرے۔ وہ میرے منہ پر تھوک کر گذرا کرے تو میں اس ذلت پر بھی راضی ہوں۔ اور اگر عمر بھر صبح سے شام تک مجھے منہ در منہ گالیاں دی جائیں۔ تو میں ان کے سننے کو تیار ہوں۔ مگر اس کے لئے تیار نہیں۔ کہ میرا آقا۔ میرا محبوب ایک لمحہ کے لئے بھی مجھ سے کشیدہ خاطر ہو۔ کیا مجھ سے پہلے وہ لوگ نہیں گزر چکے۔ جن کی ناک میں نکیل ڈال کر ان کو سر بازار رسوا کیا گیا۔ یا وہ جن کو کانٹوں کے تاج پہنا کر ان کے مبارک چہروں پر تھوکا گیا۔ یا وہ جن کی پشت اور گردن پر گندی اوجھڑیاں مسجد کے اندر عین سجدہ کی حالت میں رکھی گئیں ؎

ننگ و نام و عزت دنیا ز داماں ریختیم
یار آمیزد مگر با ما بخاک آمیختیم

دل براد یم از کف و جاں در رہش انداختیم
وز پئے وصل نگارے حیلہ ہا انگیختیم

آخری سوال:۔ بے شک تو سب کچھ کر لیگا۔ مگر ان سب سے زیادہ سخت امتحان شہوات اور عادات کا ہے۔ اس میں کامیابی کیونکر حاصل کریگا؟ جواب:۔ بے شک میں مانتا ہوں۔ کہ شہوات کے جذبات نہایت سخت ہوتے ہیں۔ مگر کیا وہ انسان دنیا میں نہیں گزرے۔ جنہوں نے حضرت یوسف والا نمونہ ہر زمانہ میں دکھایا؟ اور کیا لاکھوں حوّا کی بیٹیاں دنیا میں اس وقت بھی موجود نہیں ہیں جن کی پاکدامنی اور عفت پر فرشتے قسم کھا سکتے ہیں۔ کیا میں مرد ہو کر عورتوں سے بھی گیا گذرا ہوں۔ رہا عادات کا معاملہ۔ سو میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ پہاڑ کو توڑنا زیادہ آسان ہے۔ بہ نسبت راسخ عادتوں کے توڑنے کے اور اُونٹ کا سوئی کے ناکہ میں سے گذرنا بہت سہل ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ پرانی عادات قبیحہ یکدم محو ہو جائیں مگر میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ ان کے لئے میں ان تھک کوشش کرتا رہوں گا۔ اور ہر وقت اپنا محاسبہ جاری رکھونگا۔ اور ہمیشہ اپنے اللہ سے دعائیں کرتا رہوں گا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ وہ میری مدد کرے گا۔ اور میری کوشش کو بارآور کرے گا۔

اب اے سننے والے سُن! جب حقیقۃً نفس کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے۔ اور انسانی رُوح کی مستعدی اس درجہ پر پہنچ جاتی ہے اس وقت آسمان سے ایک قبولیت نازل ہوتی ہے۔ اور اس بندے کے ساتھ جو معاملہ ہوتا ہے وہ صرف سننے سے سمجھ میں نہیں آسکتا۔ وہ اسی وقت سمجھ میں آتا ہے۔ جب کسی پر وہ مبارک دن آئے۔ اور اس وقت اس کے نفس کا فیصلہ اللہ تعالےٰ کی مرضی کے مطابق ہو۔

پس اے عزیز اگر تجھ پر یہ وقت نہیں آیا۔ تو تُو بھی دُعا کر اور کوشش کر۔ کہ "وہ دن" وہ مبارک دن۔ وہ آخری فیصلہ کا دن۔ وہ تیری زندگی کا یوم الفرقان تجھے نصیب ہو۔ آمین۔

"میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھونگا" ہر احمدی کا نصب العین ہے

از ملک عبد الرحمٰن صاحب خادمؔ - بی اے - ایل ایل - بی - پلیڈر گجرات۔

الفضل کے گزشتہ پرچوں میں چند مضامین شائع ہوئے ہیں جنمیں مضمون نگار حضرات نے اپنے اپنے نقطہ نگاہ سے جماعت کے لئے ایک موٹو یا نصب العین تجویز کیا ہے۔ پہلے مضمون میں "استبقوا الخیرات" کو بطور "موٹو" تجویز کیا گیا۔ دوسرے مضمون میں "میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھوں گا" کو جماعت احمدیہ کا نصب العین قرار دیا گیا۔ اور تیسرے مضمون میں گو اس امر کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" اسلام اور احمدیت کا نچوڑ ہے لیکن پھر بھی میرے محترم عزیز کے نزدیک یہ جملہ ایک احمدی کا "ماٹو" یا "نصب العین" نہیں ہوسکتا۔ اظہار خیالات کرنے والے تینوں بزرگوں کا ہمیں بجا طور پر شکر گزار ہونا چاہیئے۔ کہ انہوں نے اپنے نہایت قیمتی اور مفید خیالات سے ہمیں مستفید فرمایا لیکن چونکہ یہ ایک نہایت دلچسپ اور اہم علمی موضوع ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں بھی اپنے ناقص خیالات کا اظہار کروں:۔

بعثت انبیاء کا مقصد

قرآن مجید کے پڑھنے سے صاف اور صریح طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت سے قبل اصطلاح خداوندی میں تمام دُنیا مُردہ ہو چکی ہوتی ہے۔ اور وُہ اپنے انفاس قدسیہ کے ذریعہ مردہ زمین کو از سر نو زندہ کرتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا۔ کہ اللہ تعالےٰ زمین کو اس کی موت کے بعد دوبارہ زندہ کرتا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی زبان سے اُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ اور رسول عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ کے الفاظ موجود ہیں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی فرما کر اللہ تعالےٰ سے اسی کیفیت احیاء موتیٰ کی تفصیلات کا علم حاصل کرنے کی درخواست کی تھی۔ غرضیکہ قرآن مجید سے ظاہر ہے کہ تمام انبیاء کی آمد کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وُہ آکر مردہ دُنیا کو از سر نو زندہ کریں۔ گو دُنیا ان کے آنے سے قبل بھی آباد ہوتی ہے۔ تجارت، صنعت وحرفت، زراعت، علم، دولت، طاقت، شجاعت، ذہانت، فطنت غرضیکہ ہر قسم کے ظاہری ساز وسامان دُنیا میں موجود ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے باوجود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا۔ کہ دُنیا اپنے تمام ساز وسامان کے باوجود پھر بھی مردہ ہے اور ہم نے اس نبی کو بھیجا ہے۔ تاوہ اس کو زندہ کرے:۔

یہاں طبعی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وُہ کونسی چیز تھی۔ جس کی کمی کے باعث خدا تعالےٰ نے تمام ساز وسامان سے بھری ہوئی دُنیا کو مُردہ قرار دیا۔ جسے پورا کرنے کے لئے ایک نبی مبعوث کیا گیا:۔

دُنیا سے ہٹا کر دین کیطرف لگانا

تاریخ عرب کے پڑھنے سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل عرب میں اعلےٰ سے اعلےٰ شاعر۔ بہادر سے بہادر جری۔ عظیم الشان تاجر بے نظیر صاحب فن موجود تھے۔ جو ہر سال عکاظ کے میدان میں اپنے اپنے کمال وہنر کا مظاہرہ کر کے خراج تحسین وصول کرتے تھے۔ لیکن ان سب امور کے باوجود خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ کہ اے لوگو۔ تم ابھی مردہ ہو۔ اور ہم نے محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے تاکہ وُہ تم کو زندہ کرے۔ پس یہ امر قطعی طور پر ثابت ہے۔ کہ انبیاء آکر دُنیا کے کسی سامان میں اضافہ نہیں کرتے۔ کیونکہ وُہ تو اُن سے قبل بھی موجود ہوتا ہے۔ ان کی آمد کا باعث صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ دُنیا ہر قسم کے ظاہری ساز وسامان سے لیس ہوتی ہے۔ پھر بھی ایک عظیم الشان اور بے بہا چیز کی کمی کے باعث وُہ الٰہی اصطلاح میں مردہ کہلاتی ہے۔ وُہ کمی یہ ہے۔ کہ دُنیا کے لوگ اپنی تمام توجہات اور کوششوں کا مرکز دُنیا کی لذات کا حصول سمجھتے ہیں۔ اور ان کی ہر ایک سعی وکوشش محض دُنیا کے لئے ہوتی ہے۔ خدا کے انبیاء آکر ایک عظیم الشان تبدیلی پیدا کر دیتے ہیں۔ وُہ آکر یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہم تم سے دُنیا کی چیزوں کو نہیں چھڑاتے تمہیں صنعت وحرفت۔ تجارت وزراعت وغیرہ ذرائع سے مال ودولت کمانے سے منع نہیں کرتے۔ صرف یہ کہتے ہیں۔ کہ تم نیت بدل لو۔ یعنی تمہاری غرض اپنے کاروبار زندگی سے حصول دُنیا نہ ہو۔ بلکہ محض خدا کی رضاء کو حاصل کرنا ہو۔ کیونکہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ تمہارے ہر فعل میں یہی روح کام کر رہی ہو کہ خدا تعالےٰ کی رضا دُنیا کی ہر چیز پر مقدم ہے۔ گویا انبیاء دُنیا کو جس نصب العین کی طرف لانا چاہتے ہیں۔ وُہ قرآن مجید نے ان مختصر الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ کہدے کہ میری نماز اور میری قربانی، میری زندگی اور میری موت۔ غرضیکہ میری ہر حرکت اور ہر سکون محض خدا تعالےٰ کے لئے ہے۔

یہی وُہ چیز تھی جس کا انبیاء کی بعثت سے قبل فقدان تھا۔ اور جس کے باعث خدا تعالےٰ نے دُنیا کو مُردہ قرار دیا۔ انبیاء علیہم السلام دُنیا میں صرف اسی لئے آتے ہیں۔ کہ تا دُنیا کے لوگوں کی توجہ کو دُنیا کی طرف سے ہٹا کر خدا کی طرف لگا دیں۔ اور جب یہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ یعنی ایک عظیم الشان جماعت اس نصب العین پر قائم ہو جاتی ہے۔ تو الٰہی اصطلاح میں یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وُہ دُنیا جو پہلے مُردہ تھی۔ اب زندہ ہو گئی۔ یہی مومن کا نصب العین ہے۔ یہی وُہ عظیم الشان مقصد ہے جس کے لئے تمام انبیاء مبعوث ہوئے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ انسانی زندگی کی ابتداء سے لے کر اس کی انتہاء تک ہر شعبۂ زندگی میں انسان کے لئے مشعل راہ ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دُنیا میں تشریف لائے۔ آپؐ نے انسانوں کی توجہ کو دُنیا کی طرف سے ہٹا کر خدا کی طرف لگا دیا۔ اور معجزانہ طور پر مُردہ زمین کو از سر نو زندہ کر دیا۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔ کہ اے لوگو۔ تم مردہ تھے۔ خدا نے تم کو زندہ کیا ہے۔ لیکن تم پر پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ تم پھر مر جاؤ گے۔ یعنی ایسا وقت آجائیگا کہ تمہاری توجہات خدا کی طرف سے ہٹ کر پھر دُنیا کی طرف جا لگیں گی۔ اور دُنیا کا ظاہری حسن تمہیں بے طرح مست کر دے گا۔ لیکن خدا تمہاری اس حالت کو زیادہ دیر تک قائم نہیں رہنے دے گا۔ بلکہ اس نے تمہارے لئے یہ مقدر کیا ہے۔ کہ پھر ایک نبی کے ذریعہ وُہ تم کو از سر نو زندہ کرے گا۔ اور تم پر پھر وُہ زمانہ آجائے گا۔ کہ تمہاری توجہ اور تمہارا رجوع دُنیا کی طرف سے ہٹا کر خدا کی طرف لگا دیا جائیگا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی بعثت

یہی وُہ پاک مقصد تھا۔ جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام دُنیا میں تشریف لائے۔ آپ کی بعثت کے وقت دُنیا کی کیا حالت تھی۔ اس کا ذکر حضورؑ نے یوں فرمایا ہے۔ ؎

بیکسے شد دینِ احمد۔ ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست

یعنی اہل دُنیا سب کے سب اپنے اپنے کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ ہر شخص کا نصب العین لذّاتِ دُنیوی کا حصول ہے۔ خدا اور اس کے دین کی طرف کسی کی توجہ نہیں رہی۔ حضور نے آکر پھر اُسی نصب العین کو پیش فرمایا۔ جو آپ کے آقا نے ۱۳۰۰ برس قبل دُنیا کے سامنے پیش فرمایا تھا یعنی میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھونگا"

(بقیہ [illegible])

جماعت احمدیہ کشمیر کی مذہبی آزادی میں دست اندازی کے خلاف جلسہ

بعض شریروں کی دھمکی پر احمدیوں کا مذہبی جلسہ روک دیا گیا

ہم کسی حکومت سے اسی صورت میں تعاون کر سکتے ہیں کہ وہ ہمارے مذہبی معاملات میں مداخلت نہ کرے

۳۱ اگست۔ بعد نماز عشاء مسجد نور میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حکام کشمیر کی اس ممانعت کے خلاف جو انہوں نے احمدیان کشمیر کے ایک مذہبی جلسہ کو روکنے اور آئندہ دو ماہ تک تحصیل پلوامہ میں کوئی جلسہ منعقد نہ کر سکنے کے متعلق کی۔ صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ صدر جلسہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا۔

صدر جلسہ کی تقریر

احباب! جس غرض کے لئے آپ یہاں جمع ہوئے ہیں۔ وہ کشمیر میں جماعت احمدیہ کی مذہبی آزادی میں ایک ریاست کے حکام کی طرف سے مداخلت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنا ہے۔ آپ نے اخبار "الفضل" میں کشمیر کے احمدیوں کے جلسہ کے انعقاد کی تیاریوں اور پھر اس کی ممانعت کے متعلق واقعات ملاحظہ کئے ہونگے۔ میں مختصراً ان واقعات کو جو اس وقت تک مجھے معلوم ہوئے ہیں بیان کرتا ہوں۔

آج سے تین ماہ پہلے جماعت احمدیہ سرینگر نے تجویز کی۔ کہ سرینگر اور مضافات کی تمام جماعتیں ایک جگہ اپنا سالانہ مذہبی جلسہ منعقد کریں۔ چنانچہ یہ تجویز میرے سامنے پیش کی گئی۔ میں نے مشورہ دیا کہ سرینگر چونکہ سیاسیات کا مرکز ہے۔ اور وہاں ممکن ہے۔ مخالفین ہمارے اس خالص مذہبی جلسہ کو سیاسی رنگ دینے کی کوشش کریں۔ اس لئے مخالفین کی شرارت سے بچنے کے لئے ایسے مقام پر جلسہ منعقد کیا جائے۔ جہاں خالص احمدیوں کی آبادی ہو۔ چنانچہ مشورہ کے بعد جلسہ ۲۰ تا ۲۲ اگست کو ایک گاؤں ہاری پاری گام میں منعقد ہونا قرار پایا۔ یہ مقام سرینگر سے تیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور اپنے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان رکھتا ہے۔ آج سے تیس سال پہلے یہاں جماعت احمدیہ کا نام و نشان تک نہ تھا۔ سب سے پہلے یہاں مولوی عبدالواحد صاحب کو بھیجا گیا۔ وہاں جا کر انہیں معلوم ہوا۔ کہ گاؤں میں ایک نہایت بزرگ انسان رہتے ہیں۔ جنہیں لوگ ولی اللہ سمجھتے ہیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق چند خوابیں دیکھیں۔ اور کشوف کے ذریعہ ان کو اس بات کا علم ہوا۔ کہ قادیان میں ایک شخص نے مسیحیت اور مہدویت کا دعویٰ کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں خطوط بھی لکھے۔ اور بیعت میں داخل ہو گئے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے حد محبت اور عشق تھا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے حضور علیہ السلام کی تعریف میں کتابیں لکھیں۔ اور فارسی میں بے شمار شعر کہے۔ ان کی آخری دم تک یہی خواہش رہی۔ کہ وہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں۔ لیکن وہ بعض موانع کی وجہ سے نہ آ سکے۔ اور فوت ہو گئے۔ لیکن اپنی اولاد کو وصیت کر گئے۔ کہ تمہاری نجات اسی انسان کے حلقہ غلامی میں داخل ہونے سے ہے۔ میں ۳۴ء میں اس علاقہ میں گیا۔ اس وقت تک ان کے خاندان کے تمام افراد مولوی محمد یوسف صاحب کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہو چکے تھے۔ ان کے علاوہ تین سال کی کوشش سے ہاری پاری گام اور ملحقہ علاقہ کے اکثر لوگ احمدی ہو چکے ہیں۔

اب جلسہ کے انعقاد کی تجویز احمدیوں کی وہاں کثرت کی وجہ سے ہوئی تھی۔ کہ وہ چونکہ کشمیر کے احمدیوں کی ایک مرکزی جگہ ہے۔ اس لئے وہاں جلسہ کیا جائے۔ چنانچہ اس فیصلہ کا اخبار "الفضل" اور اخبار "اصلاح" میں اعلان کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ اشتہاروں کے ذریعہ بھی اس علاقہ میں منادی کر دی گئی جلسہ کے لئے تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے پہاڑی علاقہ ہونے کے باعث دور دور سے لوگ جلسہ میں شریک ہونے کے لئے پیدل آ رہے تھے۔ اور وہ ابھی راستے میں ہی تھے۔ کہ اسلام آباد (اننت ناگ) کے مجسٹریٹ پنڈت بلاکاک در نے جلسہ کو روکنے کیلئے حکم دیدیا۔

معلوم ہوا ہے ۲۰ اگست کو احراری شریروں کا ایک ٹولہ اسلام آباد گیا۔ وہاں انہوں نے احمدیوں کے خلاف لوگوں کو سخت اشتعال دلایا۔ دنیا جانتی ہے۔ کہ ریاست کی مسلم آبادی کی مذہبی آزادی کی خاطر ہم نے کس قدر روپیہ بہایا۔ اور انہیں مذہبی آزادی کا حق دلایا۔ بڑی بڑی مسجدیں آزاد کرائیں لیکن کس قدر احسان فراموشی ہے۔ کہ وہی لوگ اب ہماری مذہبی آزادی چھیننا چاہتے ہیں۔ اور لوگوں کو ہمارے خلاف اشتعال دلاتے ہیں۔ اس اشتعال کی وجہ سے بعض شریر لوگوں نے کہہ دیا۔ کہ اگر احمدیوں نے جلسہ منعقد کیا۔ تو ہم فساد کرینگے۔ اس دھمکی پر پنڈت بلاکاک صاحب در نے جھٹ آرڈر جاری کر دیا۔ کہ دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت جلسہ بند کیا جاتا ہے۔ اس وقت لوگ ابھی راستوں میں ہی تھے۔ اور ان کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ بعض ذیلداروں نے انہیں مار مار کر ادھ موا کر دیا پنڈت صاحب کی نا اہلیت کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ بجائے اسکے کہ وہ پولیس وغیرہ کا انتظام کر کے ان لوگوں کو شرارت سے باز رکھتے۔ جو شرارت اور فساد پر آمادہ تھے انہوں نے وفادار اور پرامن احمدیوں کو جلسہ منعقد کرنے سے روک دیا۔ یہ وہاں کے مختصر حالات ہیں۔ جو ہمیں پہنچے ہیں۔ اور اس وقت ہم احمدیان کشمیر کے ساتھ اس صریح بے انصافی کے خلاف اپنے غم و غصہ کے اظہار کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔

ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب کی تقریر

اس کے بعد ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

حضرات! جس غرض و غایت کے ماتحت یہ اجتماع منعقد کیا گیا ہے اسکو آپ سب لوگوں نے بخوبی سمجھ لیا ہے۔ دنیا میں قدیم زمانہ سے حکومتیں قائم ہوتی چلی آئی ہیں۔ اور رعیت کے لوگ ان کے ماتحت امن یا بدامنی کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں بھی بہت سی حکومتیں ایسی ہیں۔ جن کے متعلق ہم حالات حاضرہ کا علم رکھتے ہوئے یہ کہتے ہیں حق بجانب ہیں۔ کہ ان میں امن قائم نہیں ظاہر ہے۔ کہ اگر حاکم اپنے واجبات اور فرائض کو پوری طرح ادا کرے۔ اور رعیت بھی اپنی جائز حدود کے اندر رہے۔ تو کوئی وجہ فساد پیدا نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کا یہی منشا ہے کہ حکومتیں امن قائم کریں۔ اور شر اور فساد کو ہر ممکن طریق سے روکیں۔ اسی طرح رعایا کا بھی فرض ہے کہ وہ امن و امان سے رہے لیکن یہ بات اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ حاکم اور رعایا دونوں اپنے اپنے فرائض کو پہچانیں۔ حکومتوں میں جب کبھی فساد رونما ہوتا ہے تو اس کی وجہ یا تو حکومت کی پیدا کردہ ہوتی ہے۔ یا اس کا اقدام رعیت کی طرف سے ہوتا ہے۔ حکومت کے فرائض میں یہ بات داخل ہے۔ کہ وہ رعایا کے جسموں کی حفاظت کرے انکے تمدن اور انکے مذہب کی نگہبانی کرے اسی طرح رعایا کا فرض ہے۔ کہ حکومت کی اطاعت اور فرمانبرداری کرے۔ لیکن اگر کوئی حکومت اپنی رعایا کی کسی جہت سے حفاظت نہیں کرتی۔ تو وہ حکومت کہلانے کی مستحق نہیں اور وہ خود اپنے ہاتھوں اپنی بربادی کے سامان مہیا کر رہی ہوتی ہے۔

جب حکومت کسی قوم کے تمدن کی حفاظت نہیں کرتی۔ تو وہ قوم خود اس کی حفاظت کے لئے حکومت سے برسرِ پیکار ہو جاتی ہے لیکن جسم اور تمدن کے علاوہ سب سے زیادہ قیمتی چیز مذہب ہے۔ اور حکومت کا سب سے بڑا فرض یہ ہے۔ کہ مذہب کے معاملات میں نہ خود دخل دے۔ اور نہ کسی فریق کو کسی کے مذہبی معاملات میں دخل دینے دے۔ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کس طرح مذہب کے نام پر ہزاروں لاکھوں انسانوں نے بلا تامل اپنی جانیں قربان کر دیں۔ بے شمار جنگیں محض مذہب کی خاطر لڑی گئیں۔ ایسی جنگوں کی وجہ صرف یہی تھی۔ کہ لوگوں کے مذہب میں مداخلت کی گئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاں حکومت کا یہ فرض ہے کہ اپنی رعایا کے اجسام اور ان کے تمدن کی حفاظت کرے۔ وہاں اس کا سب سے بڑا فرض یہ ہے۔ کہ مذہب میں مداخلت نہ کرے۔ اور نہ کسی کو کرنے دے۔ اگر کوئی حکومت اس فرض کو ادا نہیں کرتی۔ تو گویا وہ اپنے ہاتھوں سے اپنی قبر کھودتی ہے حکومتِ کشمیر کے بعض افسروں نے احمدیوں کے جلسہ کو روکنے کے لئے جو اقدام کیا ہے۔ وہ کوئی نیا نہیں۔ اور یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ کیونکہ وہ جماعتیں جن کو دنیا میں بڑھنا اور پھیلنا ہوتا ہے۔ انہیں دبایا ہی جاتا ہے۔ احمدی جماعت کو ابتداء سے ہی دبایا گیا۔ لیکن اس کا کیا نتیجہ نکلا۔ یہی کہ وہ اور زیادہ ابھری۔ اور اس کا قدم زیادہ سے زیادہ ترقی کی طرف بڑھتا گیا۔ کشمیر کا علاقہ احمدیت کی صداقت کے لئے ایک نشان ہے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ہماری تحقیق کی رو سے فلسطین کو چھوڑ کر دور دراز راستوں سے سفر طے کرتے ہوئے کشمیر پہونچے۔ اور یہاں ہی ان کی وفات ہوئی۔ چنانچہ سری نگر کے محلہ خانیار میں آپ کی قبر ہے۔ اور وفاتِ مسیح کا مسئلہ ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ اور یہ نقطۂ مرکزی ہے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت نمایاں ہوتی ہے۔ اور جس کے باعث عیسائیت کی صلیب پاش پاش ہو چکی ہے۔ پس خطۂ کشمیر ایسا علاقہ ہے کہ ہم اس سے اپنی توجہ کسی صورت میں بھی نہیں ہٹا سکتے۔ اگر حکومتِ کشمیر کشمیر میں احمدیت کی ترقی کو روکنا چاہتی ہے۔ تو وہ ایک غلط خیال میں مبتلا ہے۔ احمدیت کو ضرور کشمیر میں پھیلنا اور بڑھنا ہے۔ اور سری نگر کا نشان دنیا میں نمایاں ہو کر رہے گا۔

جیسا کہ میں ابھی ابھی کہہ چکا ہوں حکومت کے لئے رعایا کے مذہب تمدن اور ان کے جسموں کی حفاظت ضروری ہوتی ہے اور رعایا کا فرض ہوتا ہے۔ کہ حکومت سے تعاون کرے اور اس قانون کی پابند رہے۔ جو ان تین چیزوں کے قیام کے لئے ملک میں رائج کیا جائے۔ وہ قانون جو حکومت جسموں کی حفاظت کے لئے بناتی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اس میں ہم حکومت کا تعاون کریں۔ اسی طرح جو قانون تمدن اور مذہب کی حفاظت کے لئے بنایا جاتا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اسے جاری کرنے کے لئے حکومت سے تعاون کریں۔

آپ جانتے ہیں کہ ہندوستان اور باہر رعایا کے لوگوں نے حکومتوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ اور اس کی تمام تر وجہ سیاسی تحریکات ہیں۔ جن سے ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ حکومت کے نظام کو درہم برہم کر دیا جائے۔ کہیں اشتراکیت ہے اور کہیں قومیت کو حکومت کے خلاف ایسے رنگ میں پیش کیا جاتا ہے کہ لوگ اس جذبہ سے متاثر ہو کر حکومت کا ٹاٹ الٹنے کی کوشش کریں۔ ہر ملک میں اس قسم کی تحریکیں پائی جاتی ہیں۔ ہندوستان میں بھی ایسی جماعتیں موجود ہیں۔ جو حکومت کا تختہ الٹنا اپنا فرض قرار دے چکی ہیں۔ لیکن دنیا جانتی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو ہمیشہ سے حکومت کی وفادار اور قانون کی پابند رہی ہے۔ قانون کی پابند ہے اور رہے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تمام حکومتوں سے تعاون کرنا اپنا مذہبی فرض سمجھتی ہے۔ ایسا ہی وہ حکومت کشمیر سے تعاون کرنے کی ہر طرح سے خواہاں ہے۔ لیکن اس تمام تعاون کے لئے ایک شرط اور ایک نقطہ اساسی ہے جس کے بغیر تعاون ناممکن ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حکومت ہمارے مذہب میں دخل نہ دے ہماری جماعت ایک مذہبی جماعت ہے اور ہمارا مقصد پُر امن ذرائع سے احمدیت کو پھیلانا ہے۔ اور یہ مقصد قانون شریعت اور اخلاق کی رو سے جائز ہے۔ اس لئے ہم اشاعت دین کے راستہ میں کسی قسم کی روکاوٹ خاموشی سے برداشت نہیں کر سکتے پس ہر حکومت کا فرض ہے کہ ہماری مذہبی آزادی میں دست اندازی نہ کرے۔ جو حکومت مذہب میں مداخلت کرتی ہے۔ وہ گویا ہمیں مجبور کرتی ہے۔ کہ ہم اس کے ساتھ سیاسی نقطۂ نگاہ سے معاملہ کریں۔ مذہبی آزادی انسان کا فطرتی حق ہے۔ لیکن جو حکومت اس سب سے قیمتی چیز اور اس موتی کو جو ہمیں جان سے زیادہ عزیز ہے چھیننا چاہتی ہے۔ وہ ہمارے تعاون کی کسی صورت میں مستحق نہیں۔ جسم فانی شے ہے۔ تمدن ایک مٹ جانے والی چیز ہے۔ لیکن مذہب ایک ابدی چیز ہے۔ یہ وہ چیز ہے۔ جس کی خاطر جسموں کو قربان کیا جاتا ہے۔ وطن کو قربان کیا جاتا ہے غرضکہ اس کی حفاظت کے لئے ہر شے قربان کر دی جاتی ہے۔

پس اگر حکومت کشمیر ہمارے دین کی اشاعت میں روک بننا نہیں چاہتی۔ تو جماعت احمدیہ کے افراد بھی اس کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اگر کوئی حکومت اس وجہ سے کہ چند شرارت پسند لوگ شر اور فساد پر آمادہ ہو جائیں گے۔ ہمارے جلسہ کو بند کر دیتی ہے۔ تو اس کا یہ طرزِ عمل یقیناً ہمارے مقصد میں بہت بڑی روک ہے۔ اور اس قابل ہے کہ اسے راستہ سے ہٹا دیا جائے۔ پس ہم حکومتِ کشمیر کے اربابِ حل و عقد سے جن کا ممکن ہے اس واقعہ سے کوئی تعلق نہ ہو۔ اور وہ کسی قوم کی مذہبی آزادی میں روک بننا نہ چاہتے ہوں درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ جلد اس حکم امتناعی کو واپس لیں۔ جس سے احمدیوں کو ایک مذہبی جلسہ منعقد کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ اور جس افسر نے حکم جاری کر کے احمدیہ جماعت کے دلوں کو مجروح کیا ہے اس سے بازپرس کی جائے۔ حکومت کے اعلیٰ افسروں کے ساتھ ہم پورا پورا تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ہماری توقعات حکومت کشمیر سے وہی ہیں جو دوسری انصاف پسند اور منصف مزاج حکومتوں سے ہو سکتی ہیں۔ پس ہم کوئی ناواجب مطالبہ نہیں کر رہے۔ ہمارا مطالبہ یہی ہے۔ کہ کشمیر میں ہمیں بھی وہ حق حاصل ہو۔ جو باقی تمام جماعتوں کو حاصل ہے۔

لیکن اگر حکومت ہمیں ایک چھوٹی سی جماعت سمجھ کر ہماری باتوں پر کان دھرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور ہمارے ساتھ منصفانہ سلوک نہیں کرنا چاہتی۔ تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ چھوٹی جماعتیں ہی بڑی ہوا کرتی ہیں۔ پس اس کے چھوٹے یا بڑے ہونے سے قطع نظر کر کے انصاف کو ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیئے دیکھئے بڑ کا بیج کس قدر چھوٹا ہوتا ہے لیکن اسی بیج میں ایک تن آور درخت کی صورت اختیار کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے ہمارے عقیدہ کی رو سے خدا تعالیٰ کے ایک مقدس نبی نے جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی ہے۔ اس لئے یقیناً اسے بڑھنا اور پھیلنا ہے۔ اور حکومت کشمیر اور اسی طرح دوسری تمام حکومتوں کی بہتری اسی میں ہے کہ وہ اس آسمانی قرنا کی آواز کو روکنے کی کوشش نہ کریں۔ ہم صرف یہی چاہتے ہیں کہ ہماری مذہبی آزادی میں رخنہ اندازی نہ کی جائے۔ اور وہ مقدس مقصد جس کے لئے ہمارا ذرہ ذرہ قربان ہونے کو تیار ہے۔ اس کے راستہ میں روک نہ پیدا کی جائے پس میں آپ صاحبان کے خیالات کی ترجمانی کرتا ہوا حکومتِ کشمیر سے مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ احمدیانِ کشمیر کے جلسہ کو ممنوع قرار دیئے جانے کے متعلق وہ افسر متعلقہ سے بازپرس کرے۔ کہ کیوں اس نے ایک مذہبی جلسہ کو روکنے کا حکم جاری کیا۔ اور کیوں ان لوگوں کو جو شرارت کرنے پر آمادہ تھے قانون کے اندر رکھنے کی کوشش نہ کی ہم صرف حکومت سے انصاف چاہتے ہیں۔ اور حق بہرحال حق ہے۔ خواہ اس کا مطالبہ کرنے والی جماعت چھوٹی ہو یا بڑی۔ پس حکومتِ کشمیر کا فرض ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے مجروح قلوب کے اندمال کے لئے وہ ممانعت کے حکم کو منسوخ کر دے۔

جہاں ہم حکومت کشمیر سے اس بارے میں امداد خواہ ہیں۔ وہاں کشمیر کی جماعت احمدیہ سے بھی خواہش کرتے ہیں۔ کہ وہ ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر سے جو نہایت منصف مزاج اور عدل پرور واقع ہوئے ہیں پُر امن ذرائع

ڈیک کمیٹی ضلع سیالکوٹ کی جدوجہد

ضلع سیالکوٹ پنجاب کے خوشحال ضلعوں میں شمار کیا جاتا ہے زراعت کے لحاظ سے بھی یہ ضلع کسی ضلع سے پیچھے نہیں۔ دریائے چناب۔ نہر اپر چناب، اور متعدد قدرتی ندی نالے اس ضلع کو سیراب کرتے ہیں۔ ایسے زرخیز ضلع میں تحصیل پسرور و نارووال کا جنوبی علاقہ جو علاقہ جنوبی ددکا ندھی کے نام سے موسوم ہے ایک وسیع رقبہ پر مشتمل ہے۔ اس علاقہ میں ایک قدرتی نالہ ڈیک بہتا ہے۔ آج سے تیس سال پہلے اس نالہ کی سیرابی اس علاقہ میں آج کل کی نہروں کی طرح بے خطر اور باقاعدہ تھی۔ اسی وجہ سے آج سے پچیس سال قبل یہ علاقہ ضلع سیالکوٹ کے غلہ کا سٹور کے نام سے مشہور تھا۔ لیکن بدقسمتی سے یہ نالہ اپنی گذرگاہ تبدیل کر گیا۔ اور اس علاقہ کی خوشحالی قحط و ویرانی میں تبدیل ہو گئی۔ علاقہ کی خستہ حالی کا اعتراف گورنمنٹ نے مالیہ میں التوا اور ڈیک میں بند لگانے کی سکیمیں بنانے کی صورت میں کئی بار کیا۔ بعض زمینداروں کے خیر خواہ ڈپٹی کمشنر صاحبان اور مال افسر صاحبان نے ڈیک کا پانی اس علاقہ میں دوبارہ پہنچانے کی کوششیں کیں۔ لیکن ان کی یہ تمام کوششیں بے کار ثابت ہوئیں۔ اور جب گورنمنٹ تھک گئی تو پبلک کو بلا کر مالو کے بنگلہ پر یہ اعلان کیا گیا۔ کہ ڈیک میں بند لگانے کے لئے گورنمنٹ کے خزانے میں کوئی پیسہ نہیں۔ اگر پبلک اپنے طور پر کچھ کر سکتی ہے تو کر لیا جائے۔ گورنمنٹ کے اس اعلان نے مردہ زمینداروں میں احساس خود اعتمادی پیدا کر دیا اور امسال مئی کے مہینہ میں انہوں نے قسمت آزمائی کی۔

بند نورپور

کہتے ہیں "حرکت میں برکت ہوتی ہے" یہ مقولہ صدیوں سے اپنی صداقت کا ثبوت مختلف صورتوں میں دنیا کے سامنے پیش کرتا رہا ہے۔ اور آج بھی اپنی سچائی کا ثبوت اس علاقہ میں کو روح سے زیادہ روشن طور پر دے رہا ہے۔ پبلک نے بلا کسی تحریک کے موضع نورپور کے نمبردار مسمی بہاول خان کی معرفت، مالکان نورپور کی رضامندی حاصل کی۔ اور ان کی اراضی میں ڈیک میں بند لگانا شروع کر دیا۔

رواج عام ۱۸۶۵ء ضلع سیالکوٹ کے صفحہ ۱۷۱ کی رو سے پبلک ڈیک میں ریت کا بند لگا سکتی ہے۔ اس لئے یہاں بھی ریت ہی استعمال میں لائی گئی۔ اڑھائی ماہ کی محنت شاقہ، سینکڑوں آدمیوں کی روزانہ مشقت اور بائیس ہزار روپیہ سے زیادہ کی لاگت سے یہ بند مکمل ہوا۔ پبلک نے ایثار، قربانی، اخوت، ہمدردی۔ اور اتحاد و اتفاق کی جملہ صفات حسنہ کا اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ ہندو سکھ، مسلمان عیسائی، زراعت پیشہ، غیر زراعت پیشہ امیر غریب معزز و کمین ہر انسان نے جو علاقہ دکا ندھی کا باشندہ ہے۔ اس بند میں ہر ممکن دلچسپی اور حصہ لیا۔ ابھی دو مرتبہ ہی طغیانی کا پانی اس بدنصیب علاقہ میں آیا تھا اور وہ بھی تیس سال کے بعد کہ دو تین شرارتی آدمیوں نے جو علاقہ ہذا سے کسی قسم کا واسطہ نہیں رکھتے۔ ایسی لغو بے بنیاد اور جھوٹی شکایتیں افسران تحصیل و ضلع کے پاس بیان کیں کہ ضلع کے حکام بے چین ہو گئے۔ اور ڈپٹی کمشنر صاحب نے بلا موقعہ پر آئے مال افسر بہادر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس، تحصیلدار صاحب پسرور اور پولیس کی بھاری جمعیت بھیج کر بند نورپور تڑوا دیا۔

ڈیک کمیٹی کا وجود

تیس سال سے بھوکے ننگے اور غریب زمینداروں نے جب اپنی محنت افسران کی بے اعتنائی اور سرد مہری کی بدولت ضائع ہوتی دیکھی اور ان کی آنکھوں کے روبرو ان کے حقوق دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کی مدد سے بری طرح پامال کئے گئے۔ تو ان میں زندگی کے آثار بجلی سے زیادہ سرعت کے ساتھ پیدا ہو گئے وہ بیدار ہو کر پرجوش منظم ہو گئے اور اپنے حقوق کے حصول کے لئے متحدہ سینکڑوں بے قابو ہونے لگے اور ہزاروں جان پر کھیلنے کے لئے تیار۔ لیکن پبلک میں سے چند معزز اور با اثر اصحاب نے پبلک کو قابو میں رکھنے کی انتہائی کوشش کی خدا کا شکر ہے کہ ان کی محنت مفید ثابت ہوئی اور پبلک قابو میں رہی۔ ۹ جولائی ۱۹۳۶ء کو بند نورپور تڑوا دیا گیا اور ۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء کو ہزارہا زمینداروں کا ایک جلسہ عام مقام گھگیاں میں منعقد کیا گیا۔ جس میں ڈیک کمیٹی منصہ شہود پر آئی محترم جناب ایس بی ملہی صاحب رئیس اعظم و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ و ذیلدار بدوملہی اس کمیٹی کے مستقل طور پر ایک سال کے لئے پریذیڈنٹ منتخب ہوئے۔ ۱۲۰ دیہات کا طویل و عریض علاقہ دس حلقوں پر تقسیم کر کے ہر حلقہ سے ایک ممبر منتظمہ کمیٹی منتخب کیا گیا اور اس طرح پرجوش و بے قابو پبلک کو قابو میں لایا گیا ڈیک کمیٹی نے جو پروگرام اپنے لئے تجویز کیا ہے۔ وہ تمام کا تمام پرامن اور وفادارانہ جذبات سے پر ہے۔ لیکن کمیٹی کے عہدیداروں اور ممبروں سے حلف لیا گیا ہے۔ کہ ڈیک کمیٹی کو کامیاب بنانے کے لئے مال و جان عزت و آبرو تک قربان کرنے سے دریغ نہ کیا جائے گا۔

افسران محکمہ مال کی خدمت میں وفود

کمیٹی کی طرف سے منظور شدہ ریزولیوشن بخدمت جناب ہز ایکسی لینسی گورنر بہادر پنجاب فنانشل کمشنر صاحب، کمشنر صاحب بہادر لاہور اور ڈپٹی کمشنر صاحب سیالکوٹ بھیجے گئے۔ چار مرتبہ مختلف وفود بخدمت فنانشل کمشنر صاحب بہادر۔ ڈپٹی کمشنر صاحب سیالکوٹ اور مال افسر صاحب بھیجے گئے۔ کمیٹی ان تمام افسران کے رویہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے کہ انہوں نے وفود کے ساتھ نہایت شریفانہ اور پر امید گفتگو کی۔ جناب فنانشل کمشنر صاحب بہادر نے ازراہ اشک شوئی فی الحال نالیاں کھود کر پانی لے جانے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ اور صاحب گورنر بہادر پنجاب نے بھی اس معاملہ پر نہایت ہمدردانہ غور فرما کر یہ معاملہ تحقیقات کے لئے صاحب مہتمم بہادر نہر رعیہ برانچ کے سپرد کر دیا ہے۔ جنہوں نے موقعہ پر پہنچ کر اور دیہات کا دورہ فرما کر بند نورپور کے فوائد و نقائص پر مکمل رپورٹ مرتب کی ہے۔

سکیم پختہ بند

کمیٹی کے وفد نے جو ۵ ستمبر ۳۶ء کو صاحب مہتمم بہادر نہر رعیہ برانچ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا یہ عرض کی کہ اگر پختہ بند کی سکیم جو مفید عام اور موزوں ہو۔ مرتب فرمائی جائے۔ تو کمیٹی نہ صرف اس کے لئے ان کی ممنون ہی ہوگی۔ بلکہ بند کی کل لاگت مالیہ کے ساتھ گورنمنٹ کو ادا کر دے گی۔

کمیٹی سردار مجید اللہ صاحب مہتمم بہادر نہر رعیہ برانچ کی ممنون ہے۔ کہ انہوں نے اس تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے اس علاقہ کی آبادکاری کے لئے پختہ بند کی ایک مفید عام سکیم مرتب فرمائی ہے۔ کمیٹی گورنمنٹ پنجاب سے نہایت ادب کے یہ التجا کرتی ہے کہ اس طویل و عریض مگر ویران و تباہ علاقہ کے سامنے اس وقت موت و زندگی کا سوال در پیش ہے۔ اگر گورنمنٹ پنجاب نے اپنے نازک وقت میں رعایا پروری کا ثبوت دیا تو یہ علاقہ آباد ہو جائے گا۔ اور گورنمنٹ کی وہ تمام مشکلات جو مالیہ کی وصولی کے وقت پیش آتی ہیں یک قلم موقوف ہو جائیں گی۔

ڈیک کمیٹی ضلع سیالکوٹ امید کرتی ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ اپنی غریب و مفلس وفادار و پرامن رعایا پر یہ احسان ضرور کرے گی۔ کہ صاحب مہتمم بہادر نہر رعیہ برانچ کی سکیم پختہ بند کو منظور فرما کر ڈیک میں پختہ بند لگوا دے گی۔

قریشی نیاز احمد اختر سکرٹری

ڈیک کمیٹی۔ علاقہ جنوبی دکا ندھی ضلع سیالکوٹ

شیعوں سے مناظرہ

ہمت پور نزد کیریاں ضلع ہوشیارپور میں جماعت احمدیہ اور شیعوں کے درمیان تحریری و تقریری مناظرہ ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ اور ۲۹ ستمبر ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے شرائط مناظرہ طے ہو چکی ہیں۔ ارد گرد کے احمدی احباب کثرت سے شامل ہوں۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

بقیہ صفحہ ۵

یہ فقرہ دراصل آئت قرآنی قل ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کا نہائت مختصر اور عام فہم ترجمہ ہے:

اسلام کا نچوڑ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" کس قدر پیارا جملہ ہے۔ کتنا مختصر مگر کس قدر جامع ہے۔ ہوش سنبھالنے سے لے کر موت تک انسان کا کوئی ایک فعل بھی ایسا نہیں۔ جس پر یہ فقرہ حادی نہ ہو۔ یہ اسلام کا نچوڑ ہے یہ احمدیت کا مغز ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد اور ہر مومن کا حقیقی معنوں میں نصب العین یعنی "ماٹو" ہے:

جو شخص کامل طور پر دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے۔ ہر حالت میں دنیا کو دین کے لئے چھوڑتا ہے۔ ہم اسے ادنےٰ درجہ کا مومن یا چھوٹے مقام کا احمدی نہیں کہہ سکتے۔ کامل طور پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے تو صرف انبیاء اور ان کے خلفاء ہی ہوتے ہیں۔ ان کے بعد دوسرے مومن علیٰ حسب المراتب دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوتے ہیں۔ ادنےٰ درجہ کا مومن وہی ہے جو کامل طور پر دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا۔ بلکہ کبھی کبھی ٹھوکر کھا جاتا۔ اور اپنے اس نصب العین کو بھول جاتا ہے اس کے بالمقابل فاستبقوا الخیرات ایک عظیم الشان صداقت کا حامل اور نیکی کے میدان میں گوئے سبقت لے جانے کا سبق لئے ہوئے ہے۔ مگر پھر بھی "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" کے مفہوم پر حادی نہیں بلکہ اس کا ایک جزو ہے کیونکہ جو شخص دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی بجائے دنیا کو دین پر مقدم کرتا ہے۔ وہ کبھی سابق بالخیرات نہیں ہو سکتا۔ اسے تو اپنے ذاتی آرام و آسائش کا خیال بیوی بچوں کی پرورش کی فکر اور دنیوی لذات کا حصول مقدم ہے۔ وہ کب سابق بالخیرات ہو سکتا ہے؟

پس ہر احمدی کا نصب العین یا "ماٹو" یہی ہے۔ کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" اسی کی طرف سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوتے وقت ہر احمدی کو متوجہ کیا جاتا ہے۔ اور تا وقتِ مرگ اس پر ثابت قدم و برقرار رہنے کا اقرار لیا جاتا ہے۔ پس اگر کوئی اصل الاصول ایسا ہے۔ جو ہر احمدی کے لئے ہر لمحۂ زندگی میں مشعل راہ ہو سکتا ہے۔ تو وہ صرف یہی ہے کہ:۔

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

خاکسار کی تجویز یہ ہے کہ احباب چوکھٹے پر نہائت خوبصورت اور موٹے الفاظ میں "قل ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین" لکھوائیں اور اسکے نیچے بجائے ترجمہ کے بالفاظِ جلی "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" کا جملہ لکھا ہوا ہو:

ریاست چمبہ میں جماعت احمدیہ پر

بعض حکامِ اعلیٰ کے شدید مظالم

ریاست چمبہ میں ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کو طرح طرح کے مظالم کا تختۂ مشق بنایا جا رہا ہے۔ اور اس سے قبل کئی مرتبہ اخبار الفضل میں ریاست کے حکام بالا کو توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ چنانچہ گزشتہ سال ۱۰ فروری کے الفضل میں ایک آرٹیکل بعنوان "ریاست چمبہ کے متعلق ایک افواہ" "چیف سکرٹری صاحب ریاست سے گزارش" دوسرا آرٹیکل امسال ۲۰ فروری کو بعنوان "ریاست چمبہ میں احمدیوں کو نقصان پہونچانے کی خفیہ کوشش" اور ایسے ہی بعض دیگر آرٹیکل بھی لکھے گئے۔ لیکن مقام حیرت ہے۔ کہ باوجود بار بار توجہ دلانے کے ریاست کے حکام بالا نے کوئی توجہ نہیں کی۔ اور انہوں نے اس کو بالکل ایک صدا بصحرا تصور کرتے ہوئے اپنے مظالم میں اور بھی سختی روا رکھی۔ گذشتہ ایام میں ہی ایک اعلےٰ افسر نے ایک شخص سے اپنی گفتگو میں کہا۔ میں اس ریاست سے احمدیوں کا نام بالکل مٹا دینا چاہتا ہوں۔ اس کے چند روز بعد ریاست میں دو غیر احمدی اشخاص کو کسی الزام میں گرفتار کیا گیا۔ تو سنا گیا ہے اس موقعہ پر ریاست کے ایک اعلےٰ اور ذمہ وار افسر نے پولیس کو ہدائت کی۔ کہ وہ احمدیوں کے خلاف بھی کوئی کارروائی کرے۔ اور ان کے ایک خاص آدمی نے ایک جگہ ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ افسر مذکور نے یہ ہدائت کی ہے۔ کہ اگر ایک احمدی بھی اس مقدمہ میں آ جائے۔ تو ہم اس باغی ٹولہ کو مزا چکھا دیں:

اس موقعہ پر ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جب ملزمان کے گواہوں نے پولیس کے روبرو بیان دیئے۔ تو ایک گواہ سے پوچھا گیا کہ کیا احمدی بھی اس سازش میں شریک ہیں؟ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ احمدیوں کا نام کسی خاص بنا پر لیا گیا۔ اور ان کے خلاف عمداً الزام لگانے کی کوشش کی گئی۔ جماعت احمدیہ کے متعلق باغی ٹولہ کے الفاظ کا استعمال ایک ایسا ظلم ہے۔ جس کو جماعت احمدیہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی۔ اور وہ اپنے نام سے ان ناپاک اور گندے الفاظ کو دور کرنے کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کو ہر وقت تیار ہے۔ اس کی پچاس سالہ خدمات اور اس کا گذشتہ ریکارڈ اس کی تردید کر رہا ہے۔ دنیا گواہ ہے کہ اس جماعت نے شدید سے شدید مظالم سہتے ہوئے بھی اپنی تعلیم کو کبھی فراموش نہیں کیا۔ اور وفاداری کے مسلک کو نہیں چھوڑا۔ مگر اس کے باوجود بعض بددماغ افسروں کا اس مذہبی جماعت پر بغاوت کا الزام لگانا بتاتا ہے۔ کہ دراصل ایسے افسر بالکل کسی لیاقت اور قابلیت کے مالک نہیں ہیں۔ اور وہ خود ہی گورنمنٹ اور ریاست سے غداری کرنے والے ہیں۔

ہم اس موقعہ پر جناب لفٹیننٹ کرنل۔ ایچ ایس سٹرانگ سی۔ آئی۔ ای پریذیڈنٹ انتظامیہ کونسل چمبہ کی جو اپنی قابلیت اور حسنِ انتظام میں مشہور ہیں توجہ اس جانب مبذول کراتے ہیں۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے متعلق ایسے افسران کے رویہ کی اصلاح کریں۔ جو خواہ مخواہ ایک وفادار اور مذہبی جماعت پر ظلم کر رہے ہیں:

(نامہ نگار)

معاہدۂ مصر و برطانیہ کی دفعات

اس میں شک نہیں کہ اس معاہدہ سے مصر و برطانیہ کے درمیان اصولاً مساوات تسلیم کر لی گئی ہے۔ اور محکومیت و محرومیت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ دونوں ملکوں نے وعدہ کیا ہے کہ جنگ یا خطرہ جنگ کی حالت میں ایک دوسرے کی کامل امداد و اعانت کریں گے۔ اور ظاہر ہے کہ دنیا کی موجودہ غیر یقینی حالت میں یہ عہد و پیمان دونوں ملکوں کے لئے مفید ثابت ہو گا۔ لیکن جہاں تک حقیقی تغیرات کا تعلق ہے۔ ہمیں اندیشہ ہے۔ کہ اس معاہدے پر اظہار مسرت کا جوش و خروش بالکل قبل از وقت ہے۔ بلاشبہ حکومت برطانیہ نے مصر کے فوجی قبضے سے دست بردار ہو جانے کا عہد کیا ہے۔ اور وہ منطقۂ نہر سویز کی حفاظت کے لئے دس ہزار فوج اور چار سو ہوائی جہاز مصر میں رکھے گی۔ لیکن قاہرہ و اسکندریہ میں جو فوج اس وقت موجود ہے وہ اس وقت تک رخصت نہ ہو گی۔ جب تک حکومت مصر منطقۂ نہر میں دس ہزار فوج کے لئے نئی بارکیں تعمیر نہیں کر دے گی۔ اور سویز سے قاہرہ و سکندریہ تک بعض سڑکیں حکومت برطانیہ کے حسب منشا تیار نہ ہو جائیں گی۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس معاہدے کی تکمیل کے باوجود:

(۱) ابھی دس سال تک مصر پر انگریزوں کا فوجی قبضہ بدستور رہے گا۔ سوڈان کا مسئلہ بدستور لاینحل ہے اس پر وہی نظامِ حکومت قائم رہے گا۔ جو ۱۸۹۹ء کے میثاق کے مطابق اب تک قائم ہے۔ مصر کی پولیس میں جو انگریز عنصر اس وقت موجود ہے۔ اس کے افسر بھی انگریز ہی ہیں۔ انگریز عنصر ابھی پانچ سال تک بدستور رہے گا۔ اس کے بعد حکومتِ مصر اس سے نجات پا سکے گی۔

بہر حال اس معاہدے سے حکومت مصر کو جو فوائد حاصل ہوئے ہیں انکی حیثیت زیادہ تر اصولی ہے

برطانیہ و مصر کا نیا معاہدہ اور اتحاد کی شرطیں

انگلستان اور مصر کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے بعد مصر پر برطانیہ کا فوجی قبضہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس کی جگہ انگلستان اور مصر کے درمیان بیس برس تک کے لئے ایک دور اتحاد شروع ہوتا ہے۔ بیس برس کے بعد ہر فریق معاہدہ پر نظر ثانی کا مطالبہ کر سکیگا۔ اور جو ترمیم ہوگی باہمی اتفاق رائے کے ساتھ ہوگی۔ لیکن اگر یہ دونوں پارٹیاں چاہیں تو دس ہی برس کے بعد نظر ثانی کے لئے گفت و شنید شروع ہو سکے گی۔ اس معاہدہ پر نظر ثانی کے سلسلہ میں جو تبدیلی ہوگی۔ اس میں موجودہ معاہدہ کے اصولوں کے مطابق اتحاد کو برابر برقرار رکھا جائے گا یعنی یہ کہ نہ تو کوئی فریق ایسا طرز عمل اختیار کرے گا جو انگلستان و مصر کے اتحاد کے منافی ہو اور اگر کسی تیسری مملکت کے ساتھ کوئی ایسا تنازعہ رونما ہو جس کی بنا پر جنگ کا اندیشہ لاحق ہوتا ہو تو ایسی حالت میں ہر فریق پر امن تصفیہ کی خاطر دوسرے سے مشورہ کرے گا۔

اگر کوئی فریق کسی جنگ میں مبتلا ہو جائے تو دوسرا فریق لیگ کے قانون یا میثاق پیرس کی ذمہ داریوں کے ماتحت ایک حلیف کی حیثیت سے مدد کریگا۔ جنگ کی حالت میں یا لٹکتے ہوئے خطرہ جنگ کی حالت میں یا ایسی صورت میں جب بین الاقوامی نزاع کا اندیشہ ہو۔ مصر سلطنت (برطانیہ) کے لئے تمام سہولتیں مہیا کرے گا جس میں بندرگاہوں، ہوائی مستقروں اور وسائل مواصلات کے استعمال کی آسانیاں بھی شامل ہونگی اور تمام ضروری انتظامی اور تشریعی تدبیریں بھی شامل ہونگی اور ان ضروری انتظامی اور تشریعی تدبیروں میں مارشل لاء کے نفاذ کی سہولت بھی شامل ہوگی۔ نیز برطانوی سپاہ بھیجنے کی سہولتیں بھی شامل ہوں گی۔

نہر سویز کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے سلطنت متحدہ کو اختیار ہے کہ نہر سویز کے علاقہ میں خشکی کی فوج ۱۰۰۰۰ سے زیادہ نہ رکھے۔ اور فضائی سپاہ ۴۰۰ ہوا بازوں سے آگے نہ بڑھے اور یہ صورت اس وقت تک قائم رہے گی جب تک کہ دونوں فریق اس پر متفق نہ ہو جائیں گے کہ اب مصری فوج اس قابل ہو گئی ہے کہ نہر سویز میں جہاز رانی کی مناسب اور کلی حفاظت یقینی طور پر کر سکتی ہے لیکن بین الاقوامی ضرورت کے وقت مذکورہ بالا تعداد میں اضافہ کیا جا سکے گا۔

اس معاہدہ کی تصدیق اس وقت ہوگی جب پارلیمنٹ کو اس پر بحث کا موقعہ مل چکیگا مصر کی طرف سے معاہدہ کی تصدیق کے متعلق توقع ہے کہ مصر اس کی تصدیق نومبر میں کر سکے گا۔

جنیوا میں معاہدہ کے درج رجسٹر ہونے کے بعد متعدد مسائل رونما ہونگے۔ ان میں ایک رکن کی حیثیت سے مصر کے مجلس اقوام میں شامل ہونے کا مسئلہ بھی شامل ہوگا۔

مدت معاہدہ کے اختتام کے بعد اگر فریقین معاہدہ مصری فوج کی استعداد حفاظت کے متعلق متفق نہ ہونگے تو یہ مسئلہ لیگ کونسل یا کسی دوسرے ایسے شخص کے سامنے پیش کیا جائے گا جس کو فریقین قبول کریں۔

حکومت مصر نہر سویز کے علاقہ میں برطانوی فوج کے لئے بارکیں بنائے گی۔ نیز نہر سویز کے علاقہ سے سکندریہ اور قاہرہ تک سڑکیں تعمیر کرائے گی اور نہر سویز کے علاقہ کی ریلویز کو ترقی دے گی۔ اس کام کے مکمل ہونے پر مصر کی برطانوی فوجیں نہر سویز کے علاقہ کو منتقل ہو جائیں گی۔ لیکن سکندریہ کی برطانوی فوجیں آٹھ برس تک سکندریہ ہی میں رہینگی اور یہ آٹھ سال کی مدت نہر سویز کے علاقہ کی بارکوں اور قاہرہ سے سویز تک اور قاہرہ سے سکندریہ تک اور سکندریہ سے مرسا مطروح تک کی سڑکوں کی تکمیل کے لئے اور اسماعیلیہ اور سکندریہ اور مرسا مطروح کے درمیان کی ریلویز کی ترقی کے لئے ضروری خیال کی جاتی ہے۔

برطانیہ اور مصر کے فضائی سپاہیوں کو باری باری سے جہاں کہیں وہ تربیت کے لئے ضروری سمجھیں پرواز کی اجازت ہوگی اور کافی ایسے مقامات تیار کئے جائینگے جہاں طیارے اتر سکیں اور بحری جہازوں کے لئے بھی کافی مستقر بنائے جائینگے۔

مصری فوج کے برطانوی اراکین ہٹا لئے جائینگے۔ لیکن حکومت مصر برطانوی فوجی مشن کے مشورہ سے استفادہ کرے گی۔

مصری سپاہیوں کے افراد سلطنت متحدہ (برطانیہ) میں تربیت حاصل کرینگے۔ اور مصری سپاہیوں کے اسلحہ اور ساز و سامان برطانوی سپاہیوں کے اسلحہ اور ساز و سامان سے مختلف نہ ہونگے۔ برطانوی سپاہیوں کو عدالتی اور مالی معاملات میں آزادی و مراعات حاصل رہیں گی۔

سوڈان پر انگلستان اور مصر کی مشترک حکومت قائم رہے گی حکومت برطانیہ اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ غیر ملکیوں کی جان و مال کی ذمہ داری تنہا مصری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ حکومت مصر ان ذمہ داریوں کی تکمیل کو یقینی بنانے کا ذمہ لیتی ہے۔

معاہدہ کی تصدیق کے بعد یورپین بیورو اور محکمہ حفظ عامہ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ لیکن مزید پانچ سال تک مصر کی شہری پولیس برطانوی افسروں کی کمان میں رہے گی۔ ہر سال پولیس کے ۱/۵ یورپین افسروں کو خدمات سے سبکدوش کیا جاتا رہے گا۔

حکومت برطانیہ اس باب میں مصر کی حمایت پر راضی ہے کہ مصر فوراً دوسری دول کے ساتھ سلسلہ جنبانی کرے تاکہ ان صورتوں کے خاتمہ کے متعلق مصر اور دوسری دول کے ساتھ کوئی سمجھوتہ ہو جائے۔ جن صورتوں میں یہ حالات مصری قوانین غیر ملکیوں پر عائد نہیں ہوتے۔ اور مخلوط عدالتیں قونصلی عدالتوں میں اختیارات عدل گستری رکھتی ہیں۔ ان صورتوں کے خاتمہ کے بعد مصری حکومت وعدہ کرتی ہے کہ غیر ملکیوں کے متعلق ایسے قوانین بنائے گی کہ دور حاضرہ کے قوانین کے اصولوں کے منافی نہ ہونگے

فریقین کے دارالحکومت میں فریقین کی نیابت ایک ایک سفیر کیا کرے گا برطانیہ مجلس اقوام میں مصر کی درخواست رکنیت کی تائید کرے گا۔

سکھوں کے ایک جلسہ میں احراری امیدواروں کو کامیاب کرانے کا فیصلہ

امرتسر ۳۰ اگست۔ دو روز ہوئے سکھوں کے رہنماؤں کا ایک اجلاس گورر رام داس نواس کے ملحقہ ہال میں منعقد ہوا۔ پنجاب کے تمام علاقوں کے سرکردہ رہنما موجود تھے۔ اس اجلاس میں بہت سے امور پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ ان مسلمان امیدواران اسمبلی کے ناموں پر بھی غور ہوا۔ جو سکھوں کے مقاصد کے مؤید ہیں۔ اور جنہیں سکھ اپنی اغراض کے لئے استعمال کر سکیں گے۔ آخر فیصلہ ہوا کہ ہوشیارپور میں چودھری افضل حق اور امرتسر میں شیخ حسام الدین کی پوری پوری امداد کی جائے۔ مولوی مظہر علی اظہر کی بھی امداد کا فیصلہ کیا گیا۔ نیز مولانا داؤد غزنوی کی شیخوپورہ والی نشست پیش کی گئی سکھوں کے ایک طبقہ کا خیال تھا۔ کہ شیخوپورہ کے حلقہ انتخاب سے مولوی صاحب مذکور کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ اس اجلاس کی کارروائی کو صیغہ راز میں رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اہم انکشافات کی توقع ہے۔

ایک مسلمان لڑکی کا اغوا اور اسکے رشتہ داروں پر مقدمہ

مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ کی عدالت میں قریباً پچاس مسلمانوں پر مقدمہ چل رہا ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ موضع ننگل تحصیل بٹالہ کی ایک مسلمان لڑکی کو ایک سکھ نے اغوا کر لیا اور اسے سکھ بنا کر اس سے شادی کر لی۔ اب اس لڑکی کو بھگا لے جانے کے جرم میں اس کے پچاس کے قریب رشتہ دار ماخوذ ہیں۔ اور لڑکی کی تلاش کے لئے زیر دفعہ ۱۰۰ وارنٹ جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اس قسم کے واقعات اس علاقہ میں بکثرت ہوتے رہتے ہیں۔

اعلان قابل توجہ موصیان

حصہ آمد

موصیان حصہ آمد کا سالانہ حساب یکم مئی ۱۹۳۵ء تا اپریل ۱۹۳۶ء معہ بقایا سال حال اور بقایا گزشتہ بھیجا جا چکا ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا اطلاع کیا جاتا ہے۔ کہ بموجب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک ادا نہ کرے گا۔ اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتلا کر مہلت حاصل کرے گا۔ اس کی وصیت انجمن کارپرداز کو منسوخ کرنے کا کامل اختیار ہوگا۔ اور جس قدر روپیہ وہ وصیت میں ادا کر چکا ہوگا۔ اس کے واپس لینے کا موصی کو حق نہ ہوگا۔ (سوائے اس شخص کے جو احمدیت سے مرتد ہو چکا ہو۔) اور آئندہ اس سے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔ کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے گا۔ سوائے اس صورت کے کہ وہ اپنی معذوری ثابت کر کے خود اپنی وصیت کی ادائیگی کے لئے انجمن سے مہلت حاصل کر چکا ہو۔ یکم مئی ۱۹۳۶ء تا آخر اکتوبر ۱۹۳۶ء تک چھ ماہ کی ادائیگی چندہ کے لئے مہلت دی گئی ہے۔ مذکورہ بالا میعاد کے اندر اندر ہر ایک موصی اپنا حصہ آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا دے ۳۶-۱۱-۱ کے بعد تمام بقایا داران کے نام بمراد منسوخی وصیت مجلس کارپرداز میں پیش کر دیئے جائیں گے۔ اب صرف دو ماہ رہ گئے ہیں۔ اس اعلان کو پڑھ کر یاس کر ہر ایک موصی حصہ آمد بہت جلد اپنا اپنا بقایا حصہ آمد ادا کر دے۔ ہر جماعت کے عہدہ داران کا فرض ہوگا۔ کہ اعلان کو پڑھ کر ہر موصی تک پہونچا دیں۔ مساجد میں بھی اعلان کر دیں۔ اور خطبہ جمعہ میں بھی اعلان مذکور کو سنا دیں۔ بعد میں کسی موصی کا یہ عذر نہیں سنا جائے گا۔ کہ مجھے اس اعلان کا علم نہ تھا۔

سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان

امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے کہ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام یکم نومبر ۳۶ء کو ہوگا۔ کتب امتحان مندرجہ ذیل ہیں۔
(۱) فتح اسلام (۲) توضیح مرام (۳) سچائی کا اظہار (۴) انجام آتھم۔ واضح ہو کہ انجام آتھم کا تمام عربی حصہ بھی شامل نصاب ہے۔ علمی سوالات دریافت نہیں کئے جائیں گے۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

کلرکوں کی ضرورت

نظارت ہذا کو باہر سے کلرکوں کی مستقل اور عارضی آسامیوں کی اطلاع ملتی رہتی ہے۔ وہ دوست جنہوں نے سپلائی ڈیپارٹمنٹ میں کام کیا ہوا ہو۔ انٹرنس پاس ہوں۔ اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ نظارت ہذا میں بھیجدیں۔ تا کہ موقعہ نکلنے پر انکی درخواستیں بھیجدی جایا کریں۔ ناظر امور عامہ قادیان

تریاق معدہ و جگر

یہ مشہور و معروف مرکب ہزارہا انسانوں پر تجربہ ہو کر ایک بے نظیر مرکب ثابت ہو چکا ہے۔ ضعف جگر۔ بھس۔ کمی خون۔ جلن ہاتھ و پاؤں۔ دل دھڑکن۔ زردی بدن۔ تپ تلی۔ ملیریل بخار وغیرہ عوارضات کے لئے اکسیر ہے۔ علاوہ ازیں۔ جریان۔ احتلام کے لئے شرطیہ علاج ہے۔ جس سے جریان احتلام فوراً کافور ہو جاتا ہے۔

خوبصورت گولیاں کھانے میں آسان۔ فوائد میں بے نظیر جملہ عیوب سے پاک ہیں۔ اس کا کوئی جزو کسی مذہب میں حرام نہیں۔ قیمت فی شیشی عمہ علاوہ محصولڈاک

المشتہر شیخ سردار احمد مہتمم دواخانہ احمدیہ عمروالہ ڈاکخانہ بھاگووالہ ضلع گورداسپور

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چودہری بشیر احمد صاحب سب جج بہادر ہوشیارپور

دعوےٰ دیوانی ۲۲۵ بابت ۳۶ء

ڈھیرو لعل ولد وتو لعل ذات درزی سکنہ سرہالہ کلاں تھانہ ماہل پور بنام مالی وغیرہ

دعوےٰ ۔/۵۰۰

بنام مالی حصہ بالا۔ طفیل محمد ولد مالی ذات راول سکنہ سرہالہ کلاں حال کلاتھ مرچنٹ ۱۴ چوسیا سٹریٹ۔ پنیانگ ایس۔ ایس

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی مالی طفیل محمد مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مالی۔ طفیل محمد مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مالی۔ طفیل محمد مذکور تاریخ ۳۶-۹-۱۴ کو بمقام ہوشیارپور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۳۶-۸-۲۸ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

(مہر عدالت)

محافظ جنین

حبّ اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔ سبز۔ پیلے دست۔ قے۔ پیچش۔ دردپسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری سے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحبؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

جنرل سروس کمپنی قادیان

جو احباب قادیان میں جائداد (زمین یا مکان) خرید یا فروخت کرنا۔ نئی عمارت کی تعمیر کے متعلق مشورہ کرنا یا نگرانی کا بندوبست کرانا۔ پودوں اور باغات وغیرہ کے متعلق معلومات حاصل کرنا اور آبپاشی کے لئے الیکٹرک موٹر اور اپنے نئے یا پرانے مکانات میں بجلی کی فٹنگ وغیرہ کرانا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ مینیجر جنرل سروس کمپنی سے خط و کتابت کریں۔ انتظام تسلی بخش کیا جائے گا۔

خاکسار

مرزا منصور احمد مینیجر کمپنی ہذا

لنڈن یکم ستمبر میڈرڈ سے نہایت ہولناک واقعات کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ایک غیر ملکی مبصر کا بیان ہے کہ میڈرڈ میں حقیقتاً کوئی گورنمنٹ نہیں رہی۔ ایک فوجی عدالت مقرر کی گئی ہے جہاں تاریک کوٹھڑیوں میں سزائے موت دیدی جاتی ہے۔ سرکشی عربوں کی فوج میڈرڈ سے ۵۷ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اہل شہر پر خوف وہراس کا عالم طاری ہے۔ اہل شہر کو سب سے زیادہ خطرہ انارکسٹوں کی فیڈریشن سے پیدا ہو گیا ہے جس نے اعلان کر دیا ہے کہ اگر باغی شہر میں داخل ہو گئے۔ تو انارکسٹ سارے شہر کو آگ لگا دیں گے۔ اور بجائے اس کے کہ باغیوں کی اطاعت قبول کی جائے اپنے بیوی بچوں کو گولیوں سے اڑا دیں گے

اوسلو یکم ستمبر ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ وزارت عدل وانصاف نے فیصلہ کیا ہے کہ ٹراٹسکی اور اس کی بیوی کو علیحدہ علیحدہ کر کے ان پر پہرہ رکھا جائے۔ ٹراٹسکی صرف انہی لوگوں سے ملاقات کر سکتا ہے جنہیں پاسپورٹ دینے والے حکام کی اجازت حاصل ہو۔ وہ ٹیلیفون پر کسی سے بات نہیں کر سکتا۔ اور اس کے خطوط اور تاروں پر کڑی نگرانی رکھی جائے گی۔

ہنڈے یکم ستمبر اردن کے محاذ پر جنگ کا فیصلہ کرنے کے لئے باغی پانچ بحری جہاز لا رہے ہیں۔ میڈرڈ پر مزید ہوائی آتش باری کی گئی۔ حملہ آوروں کا بیان ہے کہ کل شام بمباری میں ۳۰۰ محصورین ہلاک ہو گئے۔ دفتر وزارت جنگ اور وزارت داخلہ کی عمارت پر براہ راست بمباری کی گئی۔ آج صبح بھی بمباری کی گئی۔ باغی فوج نے اپنے الٹی میٹم کے مطابق سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔ آج صبح پانچ طیاروں نے اردن پر بمباری کی

شملہ یکم ستمبر آج اسمبلی کا اجلاس مسودہ ترمیم قانون ریلوے پر بحث کے لئے منعقد ہوا۔ مختلف ارکان کونسل نے تقریریں کیں۔ چار بجے مسٹر ستیہ مورتی نے ایک تحریک پیش کرتے ہوئے دریافت کیا کہ کیا حکومت نے امتیازی تحفظ کی حکمت عملی ترک کر دی ہے۔ اور کیا انڈیا فسکل کمیشن کی سفارش کے برعکس اس کے مستقل ٹیرف بورڈ مقرر کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کامرس ممبر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے امتیازی تحفظ کے متعلق حکمت عملی میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور بورڈ کے توڑ دینے سے یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ دوسرا بورڈ بنایا نہیں جا سکتا۔ چونکہ مستقبل قریب میں اس بورڈ کو کوئی تحقیقات نہیں کرنا تھی۔ اس لئے وہ ختم ہو گیا۔ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر کے بعد مسٹر ستیہ مورتی نے تحریک واپس لے لی اور اجلاس اگلے روز پر ملتوی ہوا۔

لائلپور یکم ستمبر احرار تبلیغ کانفرنس جڑانوالہ میں ایک باغیانہ تقریر کرنے کے الزام میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب لائلپور نے ملا عنایت اللہ احراری کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند ڈیڑھ سال قید کی سزا دی ہے

کوچین یکم ستمبر ایک اطلاع مظہر ہے کہ اچھوتوں کے مشہور رہنما ڈاکٹر کے پی تخیل نے اپنے ۳۲ ساتھیوں کے ساتھ اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا ہے ڈاکٹر صاحب کا اسلامی نام ڈاکٹر کمال پاشا تخیل رکھا گیا ہے۔

شملہ یکم ستمبر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بنگال ناگپور ریلوے ورکشاپ کے ۸ ہزار ملازمین نے اپنے مطالبات کے استرداد کے خلاف بطور احتجاج بھوک ہڑتال کر دی۔ اس کے متعلق ممکن ہے اسمبلی میں تحریک التوا پیش کی جائے۔

قاہرہ یکم ستمبر انگلستان اور مصر کے معاہدہ کی خوشی میں مصر کے تمام سیاسی قیدیوں کے لئے عام معافی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

ایتھنز یکم ستمبر ملک معظم ایڈورڈ ہشتم کے جہاز "نا ہلن" کو سمندر میں طوفان کے باعث بطور احتیاط خلیج قریاس لوس میں ٹھہرنا پڑا۔ رات اسی خلیج میں بسر کی گئی ساحل سے یونانی حکام نے کشتیوں میں بیٹھ کر ملک معظم کے جہاز تک پہنچنے کی کوشش کی۔ لیکن طوفان کے باعث کوئی کشتی وہاں تک نہ پہنچ سکی۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور یکم ستمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹر سابق صدر بلدیہ لاہور جو سول حلقہ سے پنجاب اسمبلی کے امیدوار ہیں اور مسلم لیگ بورڈ کے ممبر بھی ہیں۔ اب مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کھڑے نہیں ہونگے۔ اور نہ احرار کے ٹکٹ پر کھڑے ہونگے

برگوس یکم ستمبر باغیوں کے ہیڈ کوارٹر کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ برگوس پر حکومت کی بمباری سے متعدد باغی ہلاک اور مجروح ہوئے۔

جنیوا یکم ستمبر جمعیتہ اقوام کے معاہدات اور فیصلوں کا احترام کرانے کے لئے ایک بین الاقوامی فوج قائم کرنے کے متعلق تجاویز موصول ہوئی ہیں ابھی تک صرف پانچ سلطنتوں کی طرف سے یہ تجاویز موصول ہوئی ہیں

ہنڈے یکم ستمبر ایک اطلاع مظہر ہے کہ اردن میں حکومت کے ڈائنامیٹ کے سٹور پر باغیوں نے بمباری کی۔ جس سے بہت زیادہ نقصان ہوا۔ سرکاری فوج کے ہیڈ کوارٹر بھی برباد ہو گئے۔

بنارس یکم ستمبر فرقہ وار فیصلہ کے متعلق کانگرس نے جو اعلان جاری کیا ہے اس کے متعلق پنڈت مالویہ نے ایک نمائندہ پریس سے کہا۔ کہ کانگرس کے فیصلہ کو منظور نہیں کیا جا سکتا۔ اس فیصلہ نے اس امر کی تصدیق کر دی ہے۔ کہ کانگرس ہندوؤں کی نمائندہ نہیں ہے۔

شملہ یکم ستمبر معلوم ہوا ہے کہ تنخواہوں کے نئے گریڈ قائم کرنے سے تمام سرکاری ریلوں کو تقریباً پونے چار کروڑ اور گورنمنٹ ہند کے سول محکمہ جات کو ۱/۲ ۲ کروڑ کی بچت ہو گی۔

شیخوپورہ یکم ستمبر گوجرانوالہ اور گجرات ڈویژنوں کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات کے دفاتر میں پانچ اسامیاں خالی تھیں۔ ان کے لئے ۵۰۰ امیدواروں کی درخواستیں موصول ہوئیں۔ جن میں سے متعدد بی اے ایل ایل بی تھے۔

سری نگر یکم ستمبر معلوم ہوا ہے کہ ہز ہائی نس مہاراجہ کشمیر نے کرنل کالون وزیر اعظم کشمیر کی میعاد ملازمت میں ایک سال کی توسیع منظور کی ہے۔

کولن یکم بوکم (ویسٹ فیلیا) کے نزدیک کان میں ایک دھماکہ سے ۱۷ کان کن ہلاک اور ۱۲ مجروح ہوئے ابھی تک کئی کان کن کان کے اندر دبے ہوئے ہیں۔ آخری اطلاع ہے کہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۲۵ تک پہنچ گئی ہے۔

لنڈن یکم ستمبر باغی فوجوں نے ایک خفیہ سوسائٹی قائم کی ہے۔ جس کے ارکان نے حلف لیا ہے کہ وہ جنگ ہسپانیہ کے بعد سرکاری لیڈروں کا جہاں کہیں وہ ہونگے تعاقب کریں گے۔ اور اگر وہ اپنے مقصد میں ناکام رہے تو اپنے آپ کو قتل کرانا منظور کریں گے۔ اس سلسلہ میں جن لیڈروں کی فہرست تیار کی گئی۔ صدر جمہوریہ ہسپانیہ ازانا کو اس میں سب سے پہلے رکھا گیا ہے۔

کلکتہ یکم ستمبر کلکتہ کے ایک کالج میں زائد فیس مقرر کئے جانے کے خلاف بطور احتجاج ۵۰۰ طلباء نے ہڑتال کر دی ہے

لنڈن یکم ستمبر نحاس پاشا مصری وفد کے ارکان کی معیت میں آج صبح یہاں سے روانہ ہو گئے۔ نمائندہ پریس سے دوران گفتگو میں آپ نے کہا کہ مصر و برطانیہ کا معاہدہ اخلاقی معاشرتی اور اقتصادی اہمیت رکھتا ہے۔ اس نے مفاد مشترکہ کے لئے دو ملکوں کو متحد کر دیا ہے۔

لاہور یکم ستمبر جناب میاں نسیم حسین (خلف آنریبل میاں سر فضل حسین صاحب) مجسٹریٹ درجہ اول شیخوپورہ سے تبدیل ہو کر ڈیڑھ ماہ کے لئے لاہور میں متعین ہوئے ہیں آپ نے چارج لے لیا ہے۔

امرتسر یکم ستمبر گیہوں حاضر ۲ روپے ۹ آنے ۹ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۱ آنہ ۳ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱ آنہ چاندی دیسی ۴۹ روپے ۴ آنے اور چاندی کھوٹی ۴۸ روپے ۴ آنے ہے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی